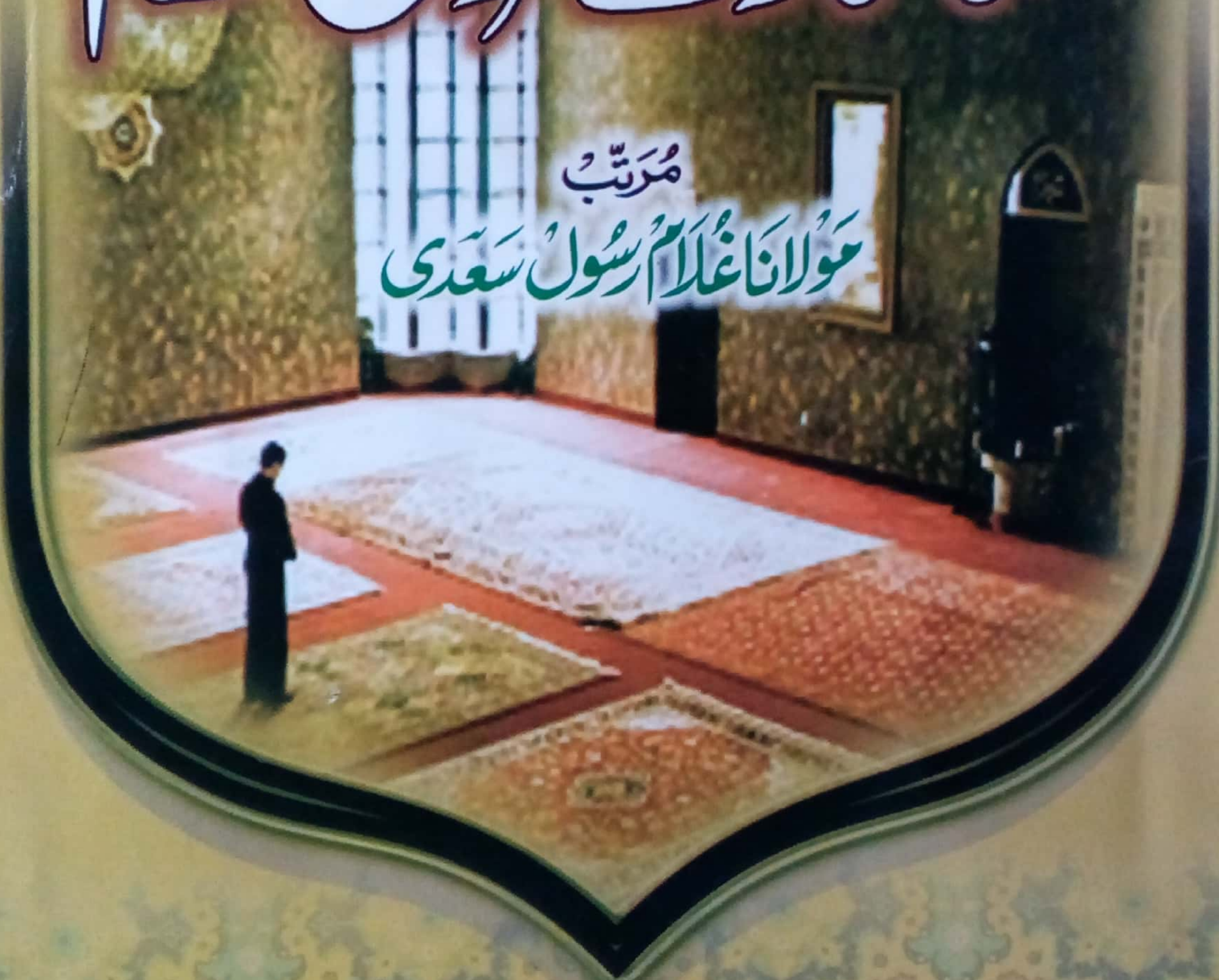
حضور اکرم سیّد عالم صلّے اللہ علیہ وآلہٖ کا ارشاد پاک ہے :

من نسی صلوٰۃ أو نام عنها فکفارتها أن یصلیها اذا ذکرها

جو نماز بھول جائے یا سونے کی وجہ سے جس کی نماز چھوٹ جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی نماز یاد آجائے اس کو پڑھ لے۔
(صحیح مسلم، رقم الحدیث ۳۱۵)

قضا نماز کے ضروری احکام



مُرتّب
مولانا غلام رسول سعدی

ناشر
الاشرف اکیڈمی، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر اوکھلا، نئی دہلی

تقسیم کار: حضور شیخ اعظم اکیڈمی مدلگی، بیلگام کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

اِنّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوی

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

(بخاری شریف، ج۱، ص۵)

قضا نماز کے ضروری احکام

مرتب

مولانا غلام رسول سعدی اسیر القادری

ناشر

الاشرف اکیڈمی، ابوالفضل انکلیو۔ جامعہ نگر اوکھلا، نئی دلی۔ ۲۵

تقسیم کار:۔ حضور شیخ اعظم اکیڈمی مڈگی، بیلگام (کرناٹک)

نام کتاب: قضا نماز کے ضروری احکام
نام مؤلف: مولانا غلام رسول سعدی کٹیہاری
(فاضل جامعہ سعدیہ عربیہ، کاسرگوڈ، کیرالا، الہند)
نظر ثانی تصحیح: مفتی محمد افتخار احمد رضوی مصباحی پورنوی
: مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی پورنوی
پروف ریڈنگ: حافظ وقاری مولوی محمد علی اصغر اشرفی، کٹیہار (بہار)
کمپوزنگ: مولانا ثمر الہدیٰ اشرفی جامعی اتر دیناجپور (بنگال)
صفحات: 76--- تعداد: 1000
سن اشاعت: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ/ مارچ ۲۰۱۵ء
قیمت: ۴۰ روپے.........40 RS

ملنے کے پتے

☆ مختار اشرف لائبریری، جامع اشرف کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (یوپی)
☆ آسی کتب خانہ، کملا کٹرہ، سکندر پور، ضلع بلیا (یوپی)
☆ محدث اعظم مشن بلگام۔
☆ حضور شیخ اعظم اکیڈمی مڈلگی، تعلقہ گوکاک، ضلع بیلگام (کرناٹک) انڈیا
M:09482018892,9538082787'

مؤلف سے رابطے
Email:ghulamrasoolsaadi92@gmail.com
Amannagar Mudalgi,
Tq,Gokak,Distt,Belgaum591312.Karnataka.India
M:09482018892,~~9538082787~~ 8618303831

فہرست مضامین ''قضا نماز کے ضروری احکام،،

جامع اشرف

آستانہ حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ (کچھوچھہ شریف) کے جوار اقدس میں واقع اسلامی اعلیٰ تعلیم کا عظیم مرکزی ادارہ ہے جو سرپرست اعلیٰ جامع اشرف نبیرۂ حضور سرکار کلاں جانشین حضور شیخ اعظم محمود العلماء والمشائخ ابوالمختار **حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی** مدظلہ النورانی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف) کی سرپرستی میں ترقی کی جانب رواں دواں ہے اس میں اعدادیہ سے لیکر فاضل تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد دو سالہ تخصص فی الفقہ یعنی مفتی کے کورس کی بھی تعلیم باضابطہ دی جارہی ہے۔

اس کے علاوہ حفظ وقرات کا بھی شعبہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی سند حکومت کے نزدیک منظور شدہ ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کو درپیش شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء بھی قائم ہے۔ تحقیق ومطالعہ کے لئے عظیم الشان مختار اشرف لائبریری ہے جس میں ہرفن کی کتابوں کے علاوہ قدیم ونایاب مخطوطات کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم کا آغاز الحمد للہ ماہ رجب ۱۴۳۰ھ سے باقاعدہ طور سے ہو چکا ہے۔ ۲۰۱۳ء میں تصنیف تالیف کے لئے الاشرف دارالتحقیق کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ''جامع اشرف،، کو بین الاقوامی بنائیں۔ اس کی آسان ترین صورت یہ ہے کہ اپنے خون جگر سے ''جامع اشرف،، کو استحکام بخشنا ہے کیونکہ ''جامع اشرف،، کا استحکام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نیز **حضور قائد ملت** کی عظیم خدمات اور کارنامے ناقابل فراموش ہیں۔ اے قادر مطلق! تو اپنے فضل وکرم سے **حضور قائد ملت** کو صحت وعافیت کے ساتھ چاند ستاروں کی عمر عطا فرما اور انکے علم وعمل کی نورانی کرنیں ہمیشہ دنیائے سنیت کو منور وتابناک کرتی رہیں اور انکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقط:- احقر سعدی اشرفی

پیشِ لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ اوراس کے حبیب لبیب ﷺ کالاکھ لاکھ شکر واحسان کہ اس نے مجھے ان چند اوراق کے ترتیب دینے کا ذریعہ بنایا۔کم وبیش سال بھر کا عرصہ ہوا ان چند اوراق کومنزل مقصود تک لاتے ہوئے۔اگرچہ کتب فقہ میں مسائل کے انبار پڑے ہیں لیکن میری دیرینہ خواہش اور آرزو تھی کہ مخصوص طور سے مخصوص انداز میں **"قضائے عمری"** کے مسائل کو یکجا ترتیب دوں جن سے ہمارے اکثر برادران ناآشنا ہیں کیونکہ لوگ اس بات سے الجھن میں ہیں کہ ۱۰/۱۲/۱۴ سال کی نمازیں قضا ہیں مکمل ادا کرنا بہت مشکل ہے پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ کتنی نمازیں قضا ہیں؟ کتنی ادا ہیں؟ کیسے پڑھنا ہے؟ کیا طریقہ ہے؟ چنانچہ چند احباب کی خواہش بھی ہوئی کہ اس مخصوص موضوع پر قلم اٹھ جائے تو بہت اچھا ہوگا جس میں سفر وحضر (اقامت) کی قضا نماز کے احکام، قضائے عمری کا آسان طریقہ ،کن کن نمازوں کی ادائیگی ضروری ہے کیونکہ روزانہ فرائض وسنن وغیرہ کی ۴۸ رکعتیں نماز ہیں، کب کب ادا کر سکتے ہیں اور کب نہیں؟ اور دیگر ضروری احکام مندرج ہوں۔

لہذا میں نے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم رسولہ الاعلیٰ ﷺ ان چند صفحات کو اسی سبب سے ترتیب دیا ہے۔ مجھے اپنی کم علمی کا احساس واقرار ہے اس لئے اگر کسی صاحب کو کوئی خامی نظر آئے تو ضرور ناچیز کو اطلاع کریں۔تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس خامی کو دور کیا جاسکے۔

خوش قسمتی کہ ۲۹ محرم ۱۴۳۵ھ ،۳ دسمبر ۲۰۱۳ ،کو حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کے عرس کے پر بہار موقع پر کچھوچھہ شریف پہونچا اور وہاں **حضور شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، جانشین حضور محدث اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتھم العالیہ** کی شرف زیارت سے سب سے پہلی بار مشرف ہوا بعدہ کتاب **"قضا نماز کے ضروری احکام"** کا تذکرہ ہوا اور آپ کے دست اقدس میں دی گئی مزید اس پر دعائیہ کلمات کی التجا کی گئی، تو آپ نے عرس مخدومی کی بھیڑ اور وقت کی قلت کی وجہ سے کہیں کہیں دیکھکر بس اتنا فرمایا کہ: **"اچھا لکھے ہو"**۔

اور جب میں نے ان چند صفحات کے جمع وترتیب کا تذکرہ اور اس پر نظر ثانی کی

گذارش اپنے علاقہ کے معروف عالم دین حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری **مفتی محمد افتخار احمد مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ** سے کی جو میرے پھوپھی زاد بھائی ہیں تو انہوں نے حوصلہ افزائی کی اور فرمایا کہ جب تم کرناٹک پہنچ جاؤ تو میرے ایڈریس پر یا ای میل کے ذریعہ مسودہ بھیج دینا میں اس پر نظر ثانی کرلونگا۔

بہر حال ان چند صفحات کو میں نے برادر اکبر حضرت مفتی صاحب قبلہ کے پاس بھیجا آپ نے نظر ثانی فرمائی، اور تصحیح کے لئے اپنے علاقے پورنیہ کے ماہر عالم دین **حضرت علامہ مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی صاحب قبلہ** (نائب قاضی مرکزی دارالقضا ادارۂ شرعیہ، احمد آباد گجرات) کے حوالے کیا اور مجھ سے فرمایا کہ حضرت مفتی ازہر مصباحی صاحب کو تصانیف و تالیفات کے کام میں اچھا تجربہ حاصل ہے وہ اس کام کو بخوبی کریں گے اور انہوں نے بحسن وخوبی اس کام کو انجام دیا اور یوں بحمدہٖ تعالیٰ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

میں بے حد ممنون متشکر ہوں اپنے برادر گرامی حضرت مفتی صاحب قبلہ کا کہ آپ نے اپنے نیک مشوروں سے نوازا اور نظر ثانی فرمائی اور حضرت مفتی ازہر مصباحی صاحب کا بھی کہ آپ نے کتاب کی تصحیح کر کے کتاب کی افادیت واہمیت میں اضافہ فرمایا اور آئندہ کچھ کرنے کا حوصلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی یہ ہمدردی سلامت رکھے اور حیات خضر عطا فرمائے۔

اخیر میں میں اپنے روحانی آباء یعنی اساتذۂ کرام کا احسان مند ہوں کہ جن کی بارگاہوں کی خوش چینی کر کے میں دولت لازوال علم دین حاصل کر سکا سب سے پہلے۔

☆ **مفکر دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد الیاس عالم مصباحی صاحب قبلہ** (مدرس ومفتی دار العلوم سرکار آسی سکندر پور ضلع بلیا، یوپی) کے ذکر سے مشام جاں کو معطر کروں کہ جن کے پاس میرے والد صاحب نے جب میرا تذکرہ کیا تھا کہ میرے لڑکے کو اگر آپ اپنے ساتھ اپنے مدرسہ میں دینی تعلیم کے لئے لے جائیں تو بہت بڑا کرم ہوگا تو آپ نے والد صاحب سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے لڑکے کو میرے حوالہ کر دیجئے اور بے فکر

ہو جائے۔ نیز دارالعلوم مذکور کے جملہ اساتذۂ کرام کی نظر کرم بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی یعنی۔

☆ **قائد اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج سجاد احمد صاحب قبلہ رشیدی**
(بانی و پرنسپل دارالعلوم سرکار آسی، سکندر پور ضلع بلیا یو پی)

☆ حضرت علامہ عبدالغفار اعظمی نوری صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ ذاکر حسین لطیفی صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ محمد الیاس نوری صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ محمد رحمت اللہ رشیدی صاحب قبلہ

☆ حضرت حافظ وقاری فیروز اختر مصباحی صاحب قبلہ۔

جامعہ سعدیہ عربیہ کاسر گوڈ کیرالا (الھند)

کے ان اساتذۂ کرام کا بھی احسان مند ہوں کہ جن کی کفش برداری نے زندگی میں تبدیلی پیدا کر دی اور مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا موقع دیا۔ خصوصاً

☆ **شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد مصباحی صاحب قبلہ**
(مدرس و مفتی شعبۂ اردو حنفی، جامعہ سعدیہ عربیہ، کاسر گوڈ، کیرالا)

کہ آپ ہی مجھے اپنے ساتھ کیرالا لائے اور علم دین کی طرف خاص توجہ دلائی۔ نیز

☆ **شیخ طریقت عارف باللہ نور العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالقادر عبداللہ** القادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۷، فروری ۲۰۱۵ء / بانی جامعہ سعدیہ عربیہ، کیرالا (الھند)

☆ حضرت علامہ مولانا عبداللطیف سعدی صاحب قبلہ (استاذ جامعہ سعدیہ)

☆ حضرت علامہ مولانا غلام یزدانی سعدی صاحب قبلہ (استاذ جامعہ سعدیہ)

☆ حضرت علامہ مولانا محمود سعدی صاحب قبلہ (استاذ جامعہ سعدیہ) کا بھی سایہ رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان اساتذۂ کرام کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے اور صحت و تندرستی کے ساتھ عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

اور ان علماء و حفاظ کا بھی شکر گزار ہوں جو مفید مشورہ و دعاؤں سے نوازتے رہتے

ہیں یعنی ☆ سید السادات مصلح قوم وملت حضرت علامہ سید احمد قادری حامد صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد منظور عالم صاحب قبلہ (قاضی ادارہ شرعیہ) بلگام

☆ حضرت مولانا سید قطب الدین رضوی صاحب قبلہ

☆ حضرت مولانا حافظ وقاری سید غلام رسول اشرفی صاحب قبلہ، راجوری، کشمیر

☆ حضرت مولانا امام اختر صاحب خطیب وامام رشیدیہ مسجد سکندر پور، بلیا

☆ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا جنید رضا صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا ابو صالح رضوی صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا ماہر القادری صاحب (بنگال)

☆ حضرت مولانا شہود عالم ثقافی صاحب (بہار)

☆ حضرت مولانا الحاج محمد صابر رضوی صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا عبد الغفور نعیمی صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا امیر حمزہ صاحب تھرتھری (بیلگام، کرناٹک)

☆ حضرت مولانا اسلم خان حبیبی صاحب قبلہ (بہار)

☆ حضرت مولانا قطب الدین صاحب جماکھنڈی (بیلگام، کرناٹک)

☆ حضرت مولانا مسعود رضا صاحب اجھریلی (کٹیہار)

☆ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب قبلہ نوری، جوکی ہیلتا (کٹیہار)

☆ حضرت مولانا حافظ وقاری علیم الدین صاحب کندھیلہ (کٹیہار)

☆ حضرت مولانا احسان الحق صاحب چاہاپارہ (کٹیہار)

☆ حضرت مولانا جلال الدین صاحب رضوی، جوکی ہیلتا (کٹیہار)

☆ حضرت مولانا عبد الصمد مصباحی قادری صاحب، (دھنہرا، کٹیہار، بہار)

☆ حافظ شمشاد احمد اشرفی (کندھیلہ، کٹیہار، بہار)

☆ مولوی توصیف رضا، فتح پور، ہیلتا (کٹیہار، بہار)

☆ حافظ محمد آزاد احمد (دھنہرا، کٹیہار، بہار)

(ہم درس مؤلف علمائے کرام) مولانا مرغوب عالم آسوی رشیدی بستپور، کٹیہار ☆ مولانا شبیہ رضا سعدی کٹیہار ☆ مولانا روشن ضمیر سعدی بنگال ☆ مولینا ندیم اقبال سعدی کٹیہار ☆ مولانا امتیاز عالم سعدی بنگال ☆ مولینا جہانگیر عالم سعدی یوپی ☆ مولانا امین القادری سعدی ایم، پی ☆ مولانا جاوید اختر سعدی ایم، پی ☆ مولینا فہیم انور سعدی (کٹیہار) وغیرہ۔

اوران برادران دینی کا بھی بیحد ممنون ومشکور ہوں۔ جو اس کتاب کو کامیابی کی منزل تک لانے میں ہمدم وہمقدم اور معاون ومددگار رہے۔ خصوصاً محمد مجیب الرحمٰن عرف رون جناب، عبدالملک صاحب، محمد اظہر الدین اشرفی، محمد فخر الدین اشرفی، محمد صدام حسین اشرفی، شفیق احمد، رفیق احمد، مبارک بلیغار، صاحب پیر پیر زادے رضوی، عبدالملک جان کلھی مُنی صاحبان وغیرہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام دینی وایمانی بھائیوں کو آسمانی وزمینی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ رزق حلال کی توفیق، اوراس میں برکتیں اور دونوں جہان میں کامیابی عطا فرمائے۔ اورہمیں خلوص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق، خاتمہ بالخیر اور بغیر حساب مغفرت عطا کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خاکپائے اہل بیت

غلام رسول سعدی

☆☆☆

شرف انتساب

☆ باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جنکی شفاعت کا ہم تمام مومنین آرزو لئے بیٹھے ہیں

☆ ہم شبیہ غوث اعظم حضرت سید علی حسین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی، امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، عارف باللہ حضرت سرکار آسی سکندر پوری ثم غازیپوری رضی اللہ عنہم کے نام جنکے صدقے کائنات میں اسلام کو نئی تازگی ملی۔

بالخصوص پندرہویں صدی میں عالم اسلام کی عظیم وعبقری اور عہد ساز وانقلاب آفریں شخصیت نبیرۂ عالم ربانی شہزادۂ حضور سرکار کلاں صدر المشائخ اولاد غوث اعظم سیف بغداد **مخدوم العلماء شیخ اعظم** ابوالحمود سیدی و مرشدی

حضرت علامہ الشاہ مفتی سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رضی اللہ عنہ

(مترجم وشارح مثنوی شریف مولانا روم، بنام اظہار المنظوم وصاحب تصانیف کثیرہ) کے نام جنہوں نے ہزاروں گمراہ اور وہابی عقائد سے متاثر لوگوں کی اصلاح فرمائی اور اہل سنت کے عقائد سے روشناش کرا کر صحیح العقیدہ سنی بنایا۔ آپ کے پر دادا اعلیحضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ نے آپ کی پیدائش کے وقت مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر کے سامنے آپ کا نام ''اظہار اشرف،، رکھا اور سرکار سے عرض کی کہ اس سے دین متین کی خوب خوب خدمت ہو اور ان سے ''اشرف،، (حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی) کے نام کا خوب اظہار ہو اور ایسا ہی ہوا، نیز آپ کے خوشہ چینی کرنے والے نہ جانے کتنے ذروں کو آفتاب بنادیا۔ اور میرے والدین کریمین (حضرت صوفی شیخ شیر محمد اشرفی، محترمہ مہر النساء اشرفی) کے نام جن کی مقبول دعائیں میری زندگی میں کامیابی کے اسباب بنیں، اسی طرح میرے برادران حقیقی محمد مرشد عالم، محمد خورشید عالم، محمد نوشاد عالم، محمد مظہر الاسلام، محمد معراج عالم و محمد آزاد عالم بھائی جان کے نام جنہوں نے مجھے علم دین سیکھنے کا موقع فراہم کیا اور رہنمائی کی۔

غلام رسول سعدی

دعائیہ کلمات

گل گلزار قادریت نازش چشتیت وقار اشرفیت قائد اہل سنت حامل اوصاف حسنہ مالک اخلاق جمیلہ شہزادۂ حضور غوث الاعظم نور نظر حضور غوث العالم نبیرۂ حضور سرکار کلاں جانشین

حضور شیخ اعظم محمود العلماء والمشائخ ابو المختار

حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ النورانی

سرپرست اعلیٰ جامع اشرف وصدر اعلیٰ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ، وسجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)

عزیزم حضرت مولانا غلام رسول سعدی کی تالیف "**قضا نماز کے ضروری احکام**" کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا اور خوب تر پایا۔ مولانا موصوف نے کافی شرح و بسط کے ساتھ قضا نماز کے ضروری احکام ومسائل یکجا بیان کئے ہیں۔ امید قوی ہے کہ عوام وخواص دونوں حضرات کے لئے یہ کتاب انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ سیدی مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، عالم ربانی، حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طفیل موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دعا گو

سید محمود اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ

کچھوچھہ شریف

۱۰/ جمادی الاول ۱۴۳۶ھ/۲مارچ ۲۰۱۵ء۔ بروز پیر

تأثراتِ طیبہ

گل گلزار اشرفیت پیر طریقت رہبر شریعت شہزادۂ مخدوم اشرف جانشین قطب المشائخ

حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد نظام الدین اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ النورانی

کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)

''قضا نماز کے ضروری احکام،، جن کو عزیزم غلام رسول سعدی نے مرتب کیا ہے مخصوص عنوان کی مخصوص کتاب جو کہ قضا نماز کے بکھرے ہوئے مسائل کا مخزن و معدن ہے۔ بہت عمدہ ہے، کیونکہ اکثر بڑی راتوں (شب قدر، شب براءت، شب معراج) وغیرہ میں عوام الناس صرف زیادہ تر نوافل میں مصروف رہتے ہیں بلکہ ان مقدس راتوں کے شروع میں دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے پوری رات اکثر و بیشتر قضائے عمری ادا کرنی چاہئے پھر اخیر میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (مشکوۃ ۱۸۲) پڑھ کر دُرود و سلام پر صبح کرے، انشاء اللہ جو فضائل و برکات ان مبارک راتوں کے بیان کئے گئے ہیں وہ بھی حاصل ہو جائیں گی۔ اور فرائض جو ہمارے ذمہ باقی ہیں ادا ہو جائیں گے مزید ثوابوں کا ڈھیر لگ جائے گا۔

مولیٰ تعالیٰ بہت جلد اس کتاب کو منظر عام پر لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور مرتب کو فیضان مخدوم کچھوچھہ سے مالا مال فرما کر دنیا و آخرت کی ساری بھلائی عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو

سید محمد نظام الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ مقدسہ

۲۰/ اگست ۲۰۱۴ء بروز بدھ، کچھوچھہ شریف (یوپی)

☆ ☆ ☆

تقدیم

افتخار اہل سنت فاضل محقق

حضرت حافظ وقاری علامہ مفتی محمد افتخار احمد رضوی مصباحی پورنوی دام ظلہ العالی

استاذ ومفتی دار العلوم شاہ عالم جمال پور احمد آباد گجرات

۷۸۶/۹۲

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اسلام میں نماز کو جو اہمیت وفضیلت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اور مسلمانوں کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ نماز اہم الفرائض اور افضل العبادات ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تقریباً سو دفعہ نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ خاص کر اللہ جل شانہ کا یہ حکم ملاحظہ فرمائیں:

" حٰفظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قٰنتین. (البقرۃ: ۲۳۸)

ترجمہ۔ پابندی کرو سب نمازوں کی خصوصا درمیانی نماز کی، اور کھڑے رہا کرو اللہ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے۔

اور حضور علیہ ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین،،. (منیۃ المصلی ص:۱۳)

. ترجمہ۔ نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو قائم رکھا بلاشبہ اس نے دین کو قائم رکھا، اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو ڈھا دیا۔

نماز کی اہمیت کے حوالے سے معلم کائنات علیہ ﷺ کا یہ ارشاد بس ہے:

" اَوَلَ ما یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصلوٰۃ المکتوبۃ".

(مصنف ابن ابی شیبہ۷/۳۵۹۸۳)

ترجمہ۔ بیشک قیامت کے دن بندہ کے جس عمل کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ

اس کی نماز ہے۔''

عارف باللہ حضرت شرف الدین ابوتوامہ علیہ الرحمہ نے اسی حدیث شریف کی روشنی میں یہ لافانی اور مقبول انام شعر کہا تھا:

روز محشر کہ جاں گداز بود۔اولین پرسش نماز بود

نماز کی ادائیگی میں ایک وجوبی امر یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے پانچوں نمازیں الگ الگ اور متعین اوقات میں فرض فرمائی ہیں اور انہیں اوقات میں ادا کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔وہ فرماتا ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا(النساء ۱۰۳)

ترجمہ۔بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔''

نمازوں کو ان کے متعین اوقات میں پڑھنے کو ادا کہتے ہیں۔اور وقت گذار کر بعد میں پڑھنے کو قضا۔فرض نمازوں کی قضا،فرض اور واجب کی واجب ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"واذکر ربک اذا نسیت.ترجمہ ۔ اور اپنے رب کو یاد کر جب تو بھول جائے۔'' (سورۃ الکھف آیت ۲۴ ر)

اس آیت کی تفسیر میں کئی قول ہیں لیکن بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ:معنیٰ یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اور حدیث پاک میں اس طرح سے ہے:

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ،قال :قال رسول اللہ ﷺ :اذا رقد أحدکم عن الصلوٰۃ أو غفل عنها فلیصلها اذا ذکرها .فان اللہ یقول ﴿أقم الصلوٰۃ لذکری﴾ (صحیح مسلم ،رقم الحدیث ۳۱۶)

ترجمہ:حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے رسول ﷺ نے فرمایا:جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے بغیر سو جائے یا پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔

اسی میں دوسری حدیث ہے:عن انس بن مالک رضی الله عنه ،قال : قال نبی الله ﷺ : من نسی صلوٰۃ أونام عنها فکفارتها أن یصلیها اذا ذکرها. (صحیح مسلم ،رقم الحدیث ۳۱۵)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جونماز بھول جائے یا سونے کی وجہ سے جس کی نماز چھوٹ جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی نماز یاد آجائے اس کو پڑھ لے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

''مؤمن کو چاہئے کہ پہلے فرائض وواجبات ادا کرے،فرائض کے بعد سنن مؤکدہ میں مشغول ہو، پھران کے بعد نوافل وفضائل میں مشغول ہو،لیکن فرائض ادا کئے بغیر سنن ونوافل میں مصروف رہنا حماقت اور رعونت ہے ،اگر فرائض سے پہلے سنن ونوافل میں مصروف ہوگا تو نامقبول ہوں گے بلکہ اسے ذلیل کیا جائے گا۔

اس آدمی کی مثال اس شخص کی ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت پر مامور کرے اور وہ اس کی بجائے اس امیر کی خدمت پر مستعد ہو جائے جو بادشاہ کا غلام ہے،اور اس کے حکم و ولایت کے زیرنگیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:

''فرائض سے قبل نفل ادا کرنے والا اس حاملہ عورت کی مثل ہے جو بچہ ہونے کے قریب زمانے میں اسقاط حمل کرادے ،وہ عورت نہ حاملہ ہے نہ ہی صاحب اولاد۔'' یہی حال ایسے نمازی کا ہے جس کے فرض ادا کئے بغیر نوافل قبول نہیں ہوتے۔

اسی طرح فرائض چھوڑ کر نفل پڑھنے والا اس تاجر کی طرح ہے کہ جب تک وہ رأس المال حاصل نہ کرے اسے نفع نہیں ہوگا۔اسی طرح جب تک فرائض ادا نہ کرے اس کے نوافل قبول نہیں ہوں گے۔

یہی حال اس شخص کا ہے جو سنت چھوڑ کر ان نوافل میں شروع ہو جائے جو فرائض

کے لئے وظیفہ دائی نہیں نہ شارع علیہ السلام کی طرف سے ان پر نص کی گئی ہے اور نہ ہی انہیں ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

مسلمان پر فرض ہے کہ حرام اور شرک سے مکمل اجتناب کرے اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر پر اعتراض، معصیات میں مخلوق کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے روگردانی مکمل طور پر ترک کردے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ۔''

(شرح فتوح الغیب ص،۵۱۱تا۵۱۵، باب: مؤمن کے لائق اعمال۔ اسلامی پبلشر دھلی)

لیکن نماز کی ان تمام تر فضیلت واہمیت کے باوجود ہم مسلمان نماز کے معاملہ میں جو سستی اور کاہلی کرتے ہیں وہ یقیناً قابل افسوس اور انتہائی حرماں نصیبی کا باعث ہے۔ آج نماز ہی سے سب سے زیادہ غفلت برتی جاتی ہے جو ضعف ایمان کی دلیل اور حب دنیا وعیش پرستی کا نتیجہ ہے۔ ایسے ماحول میں ضرورت ہے کہ نماز کے فضائل وبرکات تقریر وتحریر دونوں طرح سے عام کئے جائیں۔ نمازوں کو ان کے اوقات میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا ماحول بنایا جائے۔ اور بتایا جائے کہ جو فرض وواجب نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا بھی فرض اور واجب ہے۔ اور یہ کہ فرائض وواجبات کے ذمہ میں رہتے ہوئے نوافل ومستحبات میں مشغول ہونا سراسر بیوقوفی ہے۔

زیر نظر کتاب (**قضا نماز کے ضروری احکام**) اسی تحریک صلوٰۃ کی طرف ایک مستحسن اقدام ہے۔ جسے **فاضل نوجوان مولانا غلام رسول سعدی** نے مرتب کیا ہے۔ مولانا میرے ماموں زاد بھائی ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ موصوف شروع سے ہی صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند اور دین متین کی تبلیغ وترویج کے انتہائی دلدادہ اور خوگر ہیں، یہ کتاب بھی اسی جذبہ کا نتیجہ ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو عام کیا جائے اور گھر گھر پہنچایا جائے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مرتب کی محنتوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ نفع دے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو ودعا جو

وآرزومند خاتمہ بالخیر

محمد افتخار احمد مصباحی

خادم تدریس وافتاء دار العلوم شاہ عالم جمال پور احمد آباد گجرات

مورخہ: ۷؍شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ/۶؍جون ۲۰۱۴ء بروز جمعہ مبارکہ

تقریظ جمیل

عالم نبیل فاضل جلیل

حضرت علامہ مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی دام ظلہ العالی

نائب قاضی مرکزی دار القضا ادارۂ شرعیہ گجرات

و شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم شیخ احمد کھٹو (احمد آباد) گجرات

۷۸۶/۹۲

حامداً و مصلیاً و مسلماً

عقیدۂ توحید و رسالت کے بعد ایمان کا سب سے اہم رکن نماز ہے اور نماز کی اہمیت و افضلیت کا سب سے اہم اور بڑا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انعامات تو دنیا میں عطا فرمایا؛ لیکن نعمتِ نماز اس وقت عطا فرمایا جب آپ کو عرش اعظم میں طلب فرمایا اور یہیں مہمان بنا کر آپ کو یہ مبارک تحفہ عنایت فرمایا جو یقینی طور پر اس کی اعلیٰ مقبولیت و محبوبیت کی غماز ہے-اللہ تعالیٰ کو عاجزی وانکساری حد درجہ پسند ہے اور یہ چیزیں نماز کے اندر بدرجۂ اتم موجود ہیں، مثلا رکوع وسجود کہ بارگاہ قدوسیت میں اظہار عبدیت کا یہ اعلیٰ درجہ اور افضل طریقہ ہے-

حدیث پاک میں ہے: "عن أبی عمرو الشیبانی قال: قال عبد الله بن مسعود: سالت رسول ﷺ ای العمل افضل؟ قال: الصلوٰة علیٰ میقاتها (شعب الایمان للبیهقی " (رقم الحدیث، ۴۲۱۹)

ترجمہ: حضرت عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ: "میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز کو ان کے وقتوں پر ادا کرنا-"

بلا ریب نماز کو ان کے وقتوں پر ادا کرنا ہی اصل حکم ہے-قرآن مجید میں ہے کہ:

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا"

ترجمہ: بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

تساہل وتغافل کے ساتھ یعنی وقت گذار کر نماز ادا کرنا موجب عذاب نار ہے، جس پر کلام الٰہی شاہد ہے:

" فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ،،

ترجمہ: توان نمازیوں کی خرابی ہے، جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اور جو حضرات سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں تو ان کے لئے اور سخت حکم ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو کفر ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

" قال رسول الله ﷺ :من ترک الصلوۃ متعمداً، فقد کفر جهارا

ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی یقیناً اس نے علی الاعلان کفر کیا۔

(سنن ابن ماجہ/ الترغیب والترہیب ص ۱۸۴، مجمع الزوائد ھیثمی ۲، ۱۳/)

نماز کی اہمیت اور اس کے ترک پر وعید کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ احکام الٰہیہ اور فرامین مصطفیٰ کے تارک پر فقہائے کرام نے کہیں بھی حکم کفر صادر نہیں فرمایا؛ لیکن نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ترک کرنے والوں پر بعض فقہائے امت نے کفر کا فتوی صادر فرمایا۔ اس لیے حتی المقدور مسلمانوں پر فرض ہے کہ نماز کو ان کے وقتوں پر ہی ادا کیا جائے؛ تا کہ کسی کے یہاں بھی ارتکاب کفر کے مجرم نہ قرار دیے جائیں؛ لیکن کسی وجہ سے نماز کو ادائے کامل یا ناقص کی صفت پر ادا نہ کرسکیں تو حکم یہ ہے کہ ان کو قضائے کامل یا قضائے قاصر کی صورت میں ادا کریں جس کو فقہا کی اصطلاح میں " قضا" کہا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے: عن انس بن مالک رضی الله عنه ،قال :قال رسول الله ﷺ :اذا رقد أحدکم عن الصلوٰۃ أو غفل عنها فلیصلها اذا

ذکرھا .فان اللہ یقول ﴿أقم الصلوٰۃ لذکری﴾ (صحیح مسلم،رقم الحدیث۳۱۶)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بغیر نماز پڑھے سوجائے یا پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔

اسی میں دوسری حدیث ہے:عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ،قال : قال نبی اللہ ﷺ : من نسی صلوٰۃ أونام عنھا فکفارتھا أن یصلیھا اذا ذکرھا. (صحیح مسلم ،رقم الحدیث ۳۱۵)

کتب فقہ میں قضا نماز کے احکام تفصیل سے ملتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''قضا نماز کے ضروری احکام'' بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے جس کو محب گرامی مولانا غلام رسول سعدی نے عام فہم اسلوب میں فتاوی رضویہ، بہار شریعت اور دیگر کتابوں کے حوالے سے ترتیب دیا ہے،اس میں قضا نماز سے متعلق تفصیلی احکام، جا بجا آیاتِ تخویف،نصیحت آموز احادیث ،عبرت انگیز واقعات اور دلوں میں خشیت الٰہی پیدا کرنے والے فرمودات وارشادات بیان کئے گئے ہیں جو عوام وخواص سب کے لیے یقینی طور پر مفید اور معلوماتی ہیں۔

صاحب کتاب ایک جواں سال عالم دین ہیں جو امامت وخطابت سے وابستہ ہوکر بھی قلمی ذوق رکھتے ہیں،موصوف اگر اسی طرح لوح وقلم سے وابستہ رہے تو امید ہے کہ مستقبل میں ان سے اس طرح کی دینی وعلمی اور اصلاحی تحریریں منصۂ شہود پر آئیں گی۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

مولیٰ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ موصوف کو اس کے صلے میں سعادت دارین سے بہرہ ور فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے اولیاء

محمد مبشر رضا ازہر مصباحی

صدر المدرسین وشیخ الحدیث دار العلوم شیخ احمد کھٹو (احمد آباد) گجرات

تقریظ جلیل

تلمیذ حضور حافظ ملت مجاہد اہل سنت شفیق العلماء

حضرت علامہ مولانا شفیق اعظمی مصباحی صاحب قبلہ عزیزی

خطیب وامام جامع مسجد، ڈلگی، گوکاک، ضلع بلگام کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوۃ و السلام علیٰ نبیہ المصطفیٰ و علیٰ الہ و صحبہ و حزبہ الھدیٰ ۔

امابعد: من آنم کہ من دانم میں اس لائق تو نہیں کہ کسی فقہی کتاب پر اپنے تاثرات پیش کر سکوں لیکن حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعدی صاحب اور دیگر احباب کی بیحد اصرار پر قلم اٹھانے کی جراءت کر رہا ہوں۔

محترم حضرات ۔آج کے دور میں جب کہ فقہی مسائل سے عامۃ المسلمین کی دلچسپی نہ کے برابر ہے۔اور یہ بات قابل افسوس بھی ہے کہ مسلمان جس کا ہر فعل قانون شریعت کے دائرے میں ہونا ضروری ہے۔بالخصوص فرائض وواجبات کے عمل میں! نماز جیسی اہم ترین عبادت کی وقت پر ادائیگی اور خدانخواستہ قضا ہونے کی صورت میں اس کے احکام کا علم ہونا اشد ضروری ہے! مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ ادا وقضا کے مسائل یکجا عام فہم انداز میں جمع کردیئے جائیں لائق صد مبارکباد ہیں۔علامہ غلام رسول سعدی صاحب جنہوں نے اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا۔قضا نمازوں کے احکام کے ساتھ ساتھ اور بھی دیگر ضروری مسائل کو زیر نظر کتاب میں جمع فرما کر کتاب کی افادیت میں چار چاند لگانے کی کوشش بھی تعریف کے لائق ہے۔مولائے کریم بطفیل رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

شفیق اعظمی مصباحی

۱۰ شعبان ۱۴۳۵ھ، ۹ جون ۲۰۱۴ء

تقریظ مبارکہ

خلیفۂ حضور شیخ الاسلام والمسلمین عالم نبیل

حضرت حافظ وقاری علامہ مولانا غلام ربانی فدؔا صاحب قبلہ اشرفی

ایڈیٹر آل انڈیا تحریک فکر نعت ہاویری، کرناٹک

مکرمی! ہماری ناکامیوں اور پریشانیوں کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نمازوں کی پابندی نہیں کرتے، اس لئے بے حیائی اور برائیوں میں اضافہ ہورہا ہے اگر ہم حضور ﷺ کے اس ارشاد کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایک نماز کو چھوڑ دینے سے ہمارا کتنا نقصان ہے تو ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ آج ہی سے پکے نمازی بن جائیں کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت چھین لیا گیا ہو۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی نمازوں کا کیا فائدہ اس میں تو بہت ساری خامیاں ہیں اس کا جواب آپ کو اس حدیث پاک سے مل جائے گا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح ہوتے ہی چوری کرتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اس کی نماز اس کو اس فعل سے عنقریب ہی روک دے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اگر کوئی شخص نماز بھی پڑھتا ہے اور برائی بھی کرتا ہے تو اس میں نماز کیا قصور نہیں بلکہ اس شخص کا قصور ہے جو اپنی آنکھ زبان اور عقل کا درست استعمال نہیں کرتا اگر کوئی شخص اس بات کا انتظار کرے کہ میں پہلے اپنی نظر اور زبان کی حفاظت کرلوں پھر میں نمازیں شروع کروں گا تو شائد یہ ممکن نہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص نماز کی پابندی کرتا ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ مستقبل میں بہت ساری برائیوں سے بچ جائے بشرطیکہ اس میں ریاکاری نہ ہو۔ کیونکہ ریاکاری کو تو شرک اصغر کہا گیا ہے۔ جس طرح سائنس گروپ کے طلباء وطالبات کا پریکٹیکل میں پاس ہونا ضروی ہے اسی طرح دیگر عبادات کے پیپرز میں پاس ہونے کے ساتھ ساتھ نماز کے پریکٹیکل کے امتحان میں پاس ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ کو نمازی حضرات کی عملی زندگی

میں خامیاں اور برائیاں نظر آتی ہیں تو آپ خود کو ان برائیوں سے بچالیں اور دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔

قضا نماز کے تمام امور کو فاضل جلیل مولانا غلام سول سعدی صاحب نے یکجا کیا ہے۔ یہ ایک وقت کی اہم ضرورت و تقاضہ بھی ہے۔ اس پر صمیم قلب مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس خدمت کو قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

غلام ربانی فدا

ایڈیٹر آل انڈیا تحریک فکر نعت ہیرور، ہاویری، کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

نماز کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں

اللہ تبارک وتعالی نے جہاں اپنے بندوں کو اشرف المخلوقات کا شرف بخشا ہے وہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد فرمائی ہیں جیسا کہ درج ذیل آیت سے ثابت ہے:

آیت۔(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾

ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کرے۔

(پ ۲۷، الذٰریٰت، آیت ۵۶/ کنز الایمان)

تفسیر:۔ اور میری معرفت ہو۔(خزائن العرفان، آیت مذکورہ ۵۶)

ایمان وعقیدے کے بعد سب سے افضل واعلی اور اہم عبادت رب تبارک وتعالی نے نماز کو قرار دیا ہے، جابجا اس کی افادیت واہمیت اور معنویت کو قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔

آیت(۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

ترجمہ: اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(پ ۱، البقرۃ: آیت ۲/۳، کنز الایمان)

تفسیر:۔ نماز قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مداومت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرتے ہیں اور فرائض و سنن ومستحبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خلل نہیں آنے دیتے مفسدات ومکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ اور نماز کے حقوق میں

یہ بھی ہے کہ باطنی خشوع اور حضور یعنی دل کو فارغ کر کے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت پانا۔ (تفسیر خزائن العرفان آیت مذکورہ ۳/۲،۲)

آیت (۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔
(پ ۱، البقرۃ آیت: ۴۳/ کنز الایمان)

تفسیر :۔اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کی حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ اس میں جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان آیت مذکورہ ۴۳)

آیت (٤) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ﴾

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری باتوں سے۔ (العنکبوت، ۴۵)

تفسیر :۔یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دن نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کو ارتکاب کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دیگی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔
(تفسیر خزائن العرفان، آیت مذکورہ، ۴۵)

آیت (۵) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی، وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ﴾

ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔(پ ۲، البقرۃ آیت ۲۳۸/ کنزالایمان)

تفسیر اول:۔یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پارکان وشرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولا دو ازواج کے مسائل واحکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں۔اور اس آیت سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا بھی ثابت ہوا (تفسیر خزائن العرفان آیت مذکورہ ۲۳۸)

تفسیر دوم: تاجدار اہل سنت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشاہ سید **محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ النورانی** آیت مذکورہ کے ماتحت فرماتے ہیں کہ:

اس مقام پر اپنے ذہن کو اس غیر ضروری تحقیق میں نہ لگاؤ کہ درمیانی نماز سے کیا مراد ہے؟ اس لئے کہ جب پانچوں وقت کی نماز فرض عین ہے، سب کو ادا کرنے والوں کے لئے وعدہ۔۔اور ترک کرنے والوں کے لئے وعید ایک ہی طرح کے ہیں، تو کسی نماز کو اہم اور کسی کو غیر اہم سمجھنا، یہ کوئی اچھی سوچ نہیں۔یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ غافلوں کے لئے ہر نماز کے وقت رکاوٹ کی کوئی نہ کوئی وجہ موجود ہے۔۔۔مثلاً نماز فجر کے وقت اس کے خاص سونے کا وقت ہے۔نماز ظہر اور نماز عصر کے اوقات میں کاروباری مصروفیات ہیں، نماز مغرب کے وقت کھانے پینے اور فیملی کے ساتھ گپ شپ کے لمحات ہیں اور نماز عشاء کے وقت سے پہلے ہی سو جانے کی عادت ہے۔

ان حالات میں ہر ہر نماز کی نگرانی اور اسکی محافظت سعادت مندوں اور خشیت الٰہی رکھنے والوں کا حصہ ہے۔جس نماز کی ادائے گی **جتنی مشقت اٹھا کر کی جائے گی یقینا اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بقدر محنت ومشقت ہوگا**۔اس مقام پر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ درمیانی نماز سے کیا مراد ہے؟ اس کے تعلق سے اقوال بہت ہیں، جس نے جو قبول کیا، اس کو درمیانی ثابت بھی کر دیا۔

چنانچہ کسی نے کہا اس سے مراد ظہر کی نماز ہے کیونکہ دن کے وسط میں پڑھی جاتی ہے ۔ کسی نے کہا اس سے مراد عصر کی نماز ہے کیونکہ یہ دن کی دو نمازوں اور رات کی دو نمازوں کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ کسی نے کہا اس سے مراد مغرب کی نماز ہے، کیونکہ یہ چار رکعت اور دو رکعت کی نمازوں کے درمیان متوسط ہے۔ کسی نے کہا کہ اس سے مراد عشاء کی نماز ہے اس لئے کہ یہ مغرب اور فجر کی نمازوں کے درمیان ہے، جن میں قصر نہیں اور کسی نے کہا اس سے مراد فجر کی نماز ہے اس لئے کہ یہ دن رات کی نمازوں کے درمیان ہے۔۔۔۔ نیز ۔۔۔ یہ وہ منفرد نماز ہے جو دوسری نماز کے ساتھ ملا کر نہیں پڑھی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سارے اقوال واحتمالات ہیں۔

مذکورہ بالا اقوال میں نماز عشا کے قول کے علاوہ، ہر قول کو جلیل القدر ائمہ وفقہاء کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امام اعظم کا مسلک کیا ہے؟ اس میں بھی اختلاف ہے۔ بقول صاحب مدارک امام اعظم کے نزدیک صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے اور بقول صاحب روح المعانی آپ کے نزدیک صلوٰۃ وسطیٰ سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ فجر، ظہر اور عصر کے تعلق سے کچھ روایتیں بھی ملتی ہیں جن میں ان اوقات کی نمازوں کو صلوٰۃ وسطیٰ کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ اس مقام پر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ خود صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان بھی صلوٰۃ وسطیٰ کے تعین کے تعلق سے اختلاف تھا۔ حضرت سعید ابن مسیب کے قول سے اس اختلاف کی نشان دہی ہوتی ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر صلوٰۃ وسطیٰ کے تعین کے تعلق سے رسول اکرم ﷺ کا کوئی قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ارشاد گرامی ہوتا تو صحابہ کے مابین یہ اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

اب یہ سارے مختلف اقوال ان حضرات قدسی صفات کے اجتہادات کے مابین اختلافات کا ثمرہ ونتیجہ ہیں ان حالات میں صلوٰۃ وسطیٰ کا معاملہ شب قدر اور جمعہ کے دن وقت اجابت دعا سے ملتا جلتا ہو گیا۔ جسے شب قدر کے انوار وبرکات سے مالا مال ہونا ہو، وہ پورے سال ۔۔۔ یا رمضان شریف کے پورے مہینے ۔۔۔ یا کم از کم رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرتا ہے۔۔۔۔ یونہی جمعہ کے دن اجابت

دعا کے مخصوص وقت کے طلبگار پر لازم ہے کہ وہ اپنے پورے دن کو ذکر الٰہی اور دعا و التجا میں گزارے۔۔اس طرح صلوٰۃ وسطیٰ کی عظمت والی نماز سے فیضیاب ہونا ہوتو پانچ وقت کی ہر ہر نماز میں اس کو ڈھونڈا جائے۔یعنی کسی صورت میں بھی کسی نماز سے غفلت نہ برتی جائے کیونکہ پانچ وقت کی نماز اگر ایک طرف سے فرض عین ہے تو دوسری طرف انہیں میں ایک فضیلت والی نماز بھی مستور ہے جو سر الٰہی ہے۔

(تفسیر اشرفی ج ۱/ ۲۸۵،۲۸۶)

آیت (٦) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ﴾

ترجمہ :اے ایمان والوصبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (البقرۃ: آیت ۵۳)

تفسیر :۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقاء و صلوٰۃ حاجت داخل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، آیت مذکورہ ۱۵۳)

نماز کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ نماز کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

حدیث ۱ :اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں،اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، ص ۲۷)۔

حدیث ۲ :حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا،وہ عمل ارشاد ہو جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا:''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ،،اسلام کا

ستون نماز ہے۔ (ترمذی شریف، ابواب الایمان، ۴/۲۸۰)

حدیث ۳: ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بتاؤ! اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے''۔
(مسلم شریف، کتاب المساجد، ص ۳۳۶)

حدیث ٤: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿ واَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھارِ و زُلَفاً مِّنَ اللَّیلِ اِنَّ الحَسنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلک ذِکْریٰ لِلذّٰکِرِیْن ﴾ (پ ۱۲، آیت ۱۱۴)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو! دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کیلئے۔
(کنز الایمان)

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لئے ہے؟ فرمایا ''میری سب امت کیلئے ہے''۔ (بہار شریعت، ج ۱ حصہ ۳ ص ۴۳۶)

حدیث ٥: حضور ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں، تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، مار کر پڑھاؤ۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/۲۰۸)

حدیث ٦: حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جاڑوں (سردیوں) میں باہر تشریف لے گئے پت جھڑ کا زمانہ تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ ﷺ فرمایا جب مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۸/۱۳۳)

حدیث۷: حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو

وغسل) کر کے فرض ادا کرنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم شریف، کتاب المساجد، ص ۳۳۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کے بجالانے پر جس قدر رفضائل و برکات ہیں تو اس کے چھوڑنے پر بھی تو اسی قدر سخت وعیدیں ہوں گی۔ جیسا کہ

آقا ﷺ کا فرمان رحمت وعبرت نشان

حدیث شریف میں ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم رسول محتشم ﷺ کا فرمان رحمت وعبرت نشان ہے، ''بے شک جنت ماہ رمضان کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے ''اے اللہ عز وجل! مجھے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔،، اور حور عین کہتی ہیں، ''اے اللہ عز وجل! اس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔،، پھر سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' جس نے اس ماہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مومن پر بہتان لگایا اور نہ ہی اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عز وجل ہر رات کے بدلے اس کا سو حوروں سے نکاح فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زَبرجَد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دنیا جمع ہو جائے اور اس محل میں آجائے تو اس محل کی اتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اس ماہ میں کوئی یہ نشہ آور شے پی یا کسی مومن پر بہتان باندھا اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ تعالی اس کے ایک سال کے اعمال برباد فرمادے گا۔ پس تم ماہ رمضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ تعالی کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالی نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور تلذذ (لذت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہ رمضان کے معاملے میں ڈرو۔،، (المعجم الاوسط ج ۲ ص ۴۱۴ حدیث ۳۶۸۸)

نیز یہ کہ مسجد حرام (مکہ معظمہ) میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی لاکھ نمازوں سے

افضل ہے۔ (جذب القلوب، ص ۱۹) اسی طرح یہ بھی ہے کہ مکہ معظمہ میں "ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے"۔ (بہار شریعت، ج ا حصہ ۶ ص ۱۱۲۸)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا حکم

جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والوں کی قرآن و احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں بے نمازیوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَ لَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ وَ کُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ ۝

ترجمہ: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکر کرتے تھے۔،،

(المدثر ۴۲ تا ۴۵/ کنز الایمان)

احادیث کریمہ میں بھی بے نمازیوں کے لیے سخت حکم وارد ہے، چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:

حدیث ۱: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: آدمی اور کفر کے درمیان نماز کو چھوڑنے کا فرق ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، ۱۹۹/۵)

حدیث ۲: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان، ص ۶۹۲)

حدیث ۳: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: کفر اور ایمان کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (ترمذی شریف، ابواب الایمان، ص ۱۹۱۶)

حدیث ٤: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔

(سنن ابن ماجہ شریف، ابواب اقامۃ الصلوات، ص ۲۵۴۰)

حدیث ۵: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: جس نے ان تینوں (یعنی توحید، فرض نماز اور رمضان کے روزے) میں سے کسی ایک کو چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کا منکر

ہوااوراس کی نہ فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل، بلکہ اس کا خون اور مال حلال ہو گئے۔

(مسند ابی یعلی الموصلی،۲/ ۴۷۸)

حدیث ٦: حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان، نماز چھوڑنے کے علاوہ کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھا کرتے تھے۔

(ترمذی شریف، ابواب الایمان، ص۱۹۱٦)

حدیث ۷: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: جس کی نماز نہیں اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔

(کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، ۷/ ۱۳۳)

حدیث ۸: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: بادل والے دن نماز جلدی ادا کرلیا کرو کیونکہ جس نے نماز ترک کردی اس نے کفر کیا۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ ج:۳ ص:۱۳)

حدیث ۹: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے "جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ تعالی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ داخل ہوگا"۔

(کنز العمال: کتاب الصلوۃ ج: ۷ ص: ۱۳۲)

حدیث ۱۰: حضرت سیدتنا امیمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے رسول اعظم ﷺ کو وضو کرانے کے لئے میں پانی ڈال رہی تھی کہ ایک شخص آیا اور عرض کی، مجھے کچھ وصیت کریں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ تمہیں اپنے اہل یعنی بیوی اور دنیوی مال ومتاع سے جدا ہونے کا حکم دیں تو سب کچھ چھوڑ دو، شراب ہرگز نہ پیو کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے اور جان بوجھ کر ہرگز کوئی نماز ترک نہ کرو کہ جس نے ایسا کیا تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ ختم ہو جائے گا"۔

(المعجم الکبیر،۲۴/ ۱۹۰)

حدیث ۱۱: حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: اے گروہ قریش!

خدا کی قسم! تم ضرور نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے یا پھر میں تم پر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو دین کی خاطر تمہاری گردنیں مارے گا۔ (المستدرک، کتاب الایمان والنذور، ۵/۴۲۵)

حدیث ۱۲ :حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزوں کو فرض فرمایا ہے، لہذا جوان میں سے تین پر عمل کریگا وہ اس کے کسی کام میں نہ آئیں گی جب تک کہ ان سب پر عمل نہ کرے اور وہ نماز، زکوۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ شریف کا حج ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، ۶ /۲۳۶)

حدیث ۱۳ :حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کے عمل برباد کردے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک وہ توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرلے۔

(المعجم الکبیر، ۲۰/ ۱۱۷، مختصراً)

حدیث ۱۴ : حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الصلاۃ، ۱/۲۶۱)

حدیث ۱۵: مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ کَفَر:

ترجمہ، جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔

(ابن ماجہ شریف، ص۱۸۴)

کیا نماز ترک کرنا کفر ہے؟

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ان کے بعد کے ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کا بے نمازی کے کافر ہونے کے بارے میں اختلاف ہے اور مذکورہ احادیث مبارکہ میں ترک نماز کے کفر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہونے کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً بے نمازی سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ کرم اٹھ گیا اس کے اعمال برباد ہوگئے اس کا کوئی دین نہیں اور اس کا کوئی ایمان نہیں وغیرہ وغیرہ بہت سے صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان احادیث مبارکہ کو اختیار فرمایا۔

حضرت علامہ یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کر کے نماز کو ترک کردے اس کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ شخص ملت اسلام سے خارج ہے مگر یہ کہ وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو یا مسلمانوں کے ساتھ اتنا عرصہ نہ رہا ہو کہ اس کو نماز کی فرضیت کا علم ہو جائے اور اگر وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہے اور اپنی سستی کی وجہ سے نماز کو ترک کرتا ہے جیسا کہ اکثر لوگوں کا حال ہے۔

حضرت امام شافعی، امام مالک اور جمہور سلف اور خلف کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر نہیں فاسق ہے اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر اس نے توبہ کرلی تو فبہا ورنہ اس کو حداً قتل کردیا جائے گا جس طرح شادی شدہ زانی کو حد میں سنگسار کیا جاتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم، ۱/۵۳۸)

ترک نماز کے سلسلے میں حضرت امام شافعی کا موقف

حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دوسرے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اگرچہ بے نمازی کے عدم کفر کے قائل ہیں جبکہ وہ نماز چھوڑنے کو حلال نہ سمجھتا ہو مگر آپ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ ایک نماز کے ترک کی وجہ سے بھی اسے قتل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اسے نماز کا حکم دیا گیا ہو لیکن اس نے اس کو اتنا مؤخر کردیا ہو کہ وقت ہی گذر گیا اور اس نے نماز نہ ادا کی پھر اسے دوبارہ نماز کے لئے کہا گیا اور انکار کردیا تو تلوار کے ساتھ اس کی گردن ماردی جائے گی۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، مترجم، ص ۴۴۹، مصنف: امام احمد بن حجر المکی الشافعی)

ترک نماز کے سلسلے میں جمہور فقہا کا موقف

جمہور فقہا کا موقف یہ ہے کہ نماز ترک کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا ان کا استدلال اس آیت مبارکہ سے ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔ (النساء ۴۸/ کنز الایمان)

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام رئیس المحققین حضرت علامہ سید شاہ محمد مدنی اشرفی جیلانی ارشاد فرماتے ہیں:

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا اس کے ساتھ کفر کئے جانے کو، کسی غیر خدا کو اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح واجب الوجود، ازلی، ابدی اپنی ہر ہر صفت میں مستقل بالذات، غنی علی الاطلاق اور مستحق عبادت سمجھنا ایسا عظیم کفر ہے، جس سے بڑھ کر کوئی کفر نہیں۔ یہ وہ کفر ہے جس کی تعبیر شرک سے بھی کی جاتی ہے ''اور تارک نماز ان میں سے نہیں ہے''

(تفسیر اشرفی، ج ۲، پ ۵، ص ۱۹۴)

جمہور فقہا نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات سے بھی استدلال کرتے ہیں:

(مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)

ترجمہ: جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب الایمان، ص ۵۳۹)

دوسری حدیث میں ہے:

(مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)

ترجمہ: جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کا یقین تھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (مرجع سابق)

تیسری حدیث میں ہے:

حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

ترجمہ: جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کو حرام کر دیا۔ (ایضا)

چوتھی حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدَىٰ ثَلَاثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اس کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ تین اسباب میں سے کوئی ایک سبب نہ پایا جائے وہ شخص شادی شدہ زانی ہو، جان کا بدلہ جان ہو، وہ دین اسلام کو ترک کر کے جماعت مسلمین سے الگ ہو جائے۔ (ایضاً ص ۵۴۰)

بے نمازی کے کفر کے قائل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

جو صحابۂ کرام علیہم الرضوان ترک نماز کے کفر اور اس کے قتل کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان کا استدلال مذکورہ احادیث ہیں جو ''جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا حکم،، میں بیان ہوا۔ ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (۱) امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۵) حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۶) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ (۷) حضرت سیدنا جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما (۸) حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، اردو، ص ۷۴۴ مصنف امام احمد بن حجر المکی الشافعی، فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱/۱۳۳، بہار شریعت ج ۱ حصہ ۳، ص ۴۴۲)

بے نمازی کے کفر کے قائل دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

غیر صحابہ میں جو ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بے نمازی کے کفر اور اس کے قتل کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما (۲) حضرت سیدنا اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ (۳) سیدنا عبداللہ ابن مبارک (۴) سیدنا امام نخعی (۵) سیدنا حکم بن عیینہ (۶) سیدنا ایوب سختیانی (۷) سیدنا ابوداؤد طیالسی (۸) سیدنا ابوبکر بن شیبہ (۹) سیدنا زہیر بن حرب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ شامل ہیں۔،، (ایضاً، ص ۱۳۳)

احناف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک نماز کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً

چھوڑے اگر چہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر مترجم ۴۴۸، مصنف امام احمد بن حجر المکی الشافعی، بہار شریعت ا/ ج ۳ ص ۴۴۳)

تارک نماز کے لئے امام اعظم کا موقف

امام اعظم ودیگر ائمہ کرام نیز بہت سے صحابہ کرام بھی اس کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں (یعنی کافر نہیں کہتے) لیکن یہ بھی کیا تھوڑی بات ہے کہ ان کے علاوہ دیگر ائمہ کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ (بہار شریعت، ج ا حصہ سوم ص ۴۴۲)

بلا وجہ شرعی نماز کی ادائیگی میں تاخیر موجب عذاب

سفر، مرض یا کسی اور عذر کے بغیر جان بوجھ کر نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا نہ کرنا سبب دخول جہنم ہے باعث عذاب الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

"فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ،،

ترجمہ: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے مگر جو تائب ہوئے۔ (المریم ۵۹ تا ۶۰/ کنز الایمان)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نماز ضائع کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ انہیں بالکل چھوڑ دیتے تھے بلکہ وہ وقت گزار کر پڑھتے تھے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، اردو، ص ۴۳۴۔ مصنف امام احمد بن حجر المکی الشافعی)

امام التابعین حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"وقت گزار کر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کر

دے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اور مغرب کا وقت شروع ہونے سے پہلے عصر کی نماز نہ پڑھے، اسی طرح مغرب کو عشا تک اور عشا فجر تک اور فجر کو طلوع آفتاب تک مؤخر کر دے ،لہذا جو شخص ایسی حالت پر اصرار کرتے ہوئے مرجائے اور توبہ نہ کرے تو اللہ تعالی نے اس کے ساتھ ''غی کا وعدہ فرمایا ہے۔غی جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جس کا پیندہ بہت پست اور عذاب بہت سخت ہے۔''

(کتاب الکبائر الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ ص ۱۹ بحوالہ مذکور ص ۴۳۴)

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡھِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

(المنافقون، آیت ۹/ کنز الایمان)

مفسرین کرام رحمھم اللہ تعالی کی ایک جماعت کا قول ہے کہ:

''اس آیت مبارکہ میں ذکر اللہ سے مراد پانچ نمازیں ہیں،لہذا جو اپنے مال مثلاً خرید وفروخت یا پیشے یا اپنی اولاد کی وجہ سے نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے سے غفلت اختیار کرے گا وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

(کتاب الکبائر، ایضاً ص: ۲۰ بحوالہ مذکور ص ۴۳۴)

حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

''بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی اگر اس کی نماز درست ہوئی تو وہ نجات وفلاح پائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رسوا و برباد ہو جائیگا۔

(ترمذی شریف، ابواب الصلوٰۃ. باب ماجاء ان اول مایحاسب ...الخ، ص ۱۶۸۳، مختصراً)

اللہ تعالی قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾

ترجمہ: بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

(پ ۵، النساء، آیت ۱۰۳/ کنزالایمان)

حضرت رسول اعظم سید عالم ﷺ نے نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ جو نماز کی پابندی کرے گا یہ اس کیلئے نور، برہان یعنی رہنما اور نجات ثابت ہوگی اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، ج ۲/ص ۵۷۴)

بعض علمائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"بے نمازی کا حشر ان لوگوں کے ساتھ اس لئے ہوگا کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے لہذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر اس کی حکومت نے اسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہذا اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا یا اس کی غفلت کا سبب اس کی وزارت ہوگی تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا لہذا اس کے ساتھ ہوگا یا پھر اس کی تجارت اسے غفلت میں ڈالے گی لہذا وہ مکہ کے کافر ابی بن خلف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: مترجم، ص ۴۳۵ بحوالہ کتاب الکبائر، ص ۲۱)

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(پ ۳۰، الماعون، آیت ۴/ ۵/ کنزالایمان)

حضور اکرم ﷺ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ:

"یہ وہ لوگ ہونگے جو نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھا کرتے ہونگے"۔

(کتاب الکبائر، الکبیرة الرابعة فی ترک الصلوٰة، ص ۱۹)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

میں نے حضور اکرم ﷺ سے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ (جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں) ان کے بارے میں دریافت کیا ،تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کا وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، ج ۲/ص ۸۰)

مفسر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ:

سورہ ماعون کی آیت ۵ کے تحت فرماتے ہیں:

''نماز سے بھولنے کی چند سورتیں ہیں! کبھی نہ پڑھنا، یا پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا ،شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کسل وسستی، لاپرواہی سے پڑھنا۔ (نور العرفان، ص ۹۵۸)

حضرت سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد بزرگوار سے پوچھا: ''آپ کا اللہ تعالی کے اس فرمان عالی شان ﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ (اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہم میں سے کون ہے جو نماز سے نہ بھولتا ہو؟ ہم میں سے کون ہے جو اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا ہو ؟'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس سے مراد یہ نہیں بلکہ اس سے مراد وقت ضائع کر دینا ہے۔

(مسند ابی یعلی الموصلی، ج ۱/ص ۳۰۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک شخص کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں لا کر کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالی اسے جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا: ''یا اللہ کس جرم کی سزا میں ؟ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا:

''نماز کو ان کے اوقات سے مؤخر کرنے اور مرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۵)

بے نمازی کے لیے دردناک سزائیں

﴿۱﴾ جہنم کی خوفناک وادی بے نمازی کے لئے

صدرالشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ''ویل'' ہے قصداً یعنی جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق یعنی حقدار ہیں۔

(بہار شریعت، ج ۱ حصہ ۳، ص ۴۳۴ المکتبۃ المدینہ)

﴿۲﴾ پہاڑ بھی گرمی سے پگھل جائے گا

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور بارگاہ خداوندی میں توبہ کریں۔ (کتاب الکبائر، ص ۱۹)

﴿۳﴾ سستی سے نماز چھوڑنے والوں کیلئے 15 خوفناک سزائیں

پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

﴿۴﴾ دنیا میں ملنے والی سزائیں

(۱) اس کی عمر سے برکت ختم کردی جائے گی (۲) اس کے چہرے سے صالحین کی علامت مٹادی جائے گی (۳) اللہ تعالیٰ اسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا (۴) اس کی کوئی دعا آسمان تک نہ پہنچے گی (۵) اور صالحین کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

﴿۵﴾ موت کے وقت کی سزائیں

(۱) وہ ذلیل ہو کر مرے گا (۲) بھوکا مرے گا (۳) اور پیاسا مرے گا اگرچہ اسے دنیا بھر کے سمندر کے پانی پلادیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔

﴿۶﴾ قبر میں دی جانے والی سزائیں

(۱) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں میں لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت تک ہوگی، وہ میت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: ''میں اَلشُّجَاعُ الْاَ قْرَع '' یعنی گنجا سانپ ہوں'' اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: ''میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز فجر ضائع کرنے پر طلوع آفتاب تک مارتا رہوں اور نماز ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نماز عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نماز مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نما عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔'' جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ ستر (۷۰) ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

﴿۷﴾ قبر سے نکلتے وقت میدان محشر میں ملنے والی سزائیں

(۱) حساب کی سختی (۲) رب تعالی کی ناراضگی اور (۳) جہنم میں داخلہ ہیں
(کتاب الکبائر، ص ۲۴)

وضاحت

اس حدیث پاک میں عدد کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے وہ ۱۵ کے عدد کو پورا نہیں کرتی ہے کیونکہ تفصیل چودہ سزاؤں کی بیان ہوئی ہے شاید راوی ۱۵ ویں سزا بھول گئے۔ مگر ''قُرَّۃُ الْعُیُونْ'' میں مکمل ۱۵ اعدد کا ذکر ہے ''وہ یہ کہ دنیا میں ملنے والی چھ سزائیں ہیں' ۵ ویں سزا ''دنیا میں مخلوق اس سے نفرت کرے گی'' ہے۔ (قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون، مترجم ص ۱۴) اور کتاب الکبائر میں دنیا میں ملنے والی ۵ ہی سزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ: ''جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی: (۱) اے اللہ تعالی کا حق ضائع کرنے والے (۲) اے اللہ تعالی کے غضب کے ساتھ مخصوص (۳) اور جس طرح تو نے دنیا میں اللہ تعالی کا حق ضائع کیا تو آج

تو بھی اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہو جا۔ (کتاب الکبائر،ص ۲۵)

﴿۸﴾ بے نمازی محروم اور بد بخت

بعض محدثین کرام رحمھم اللہ تعالی نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ صاحب معطر پسینہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کرام علیھم الرضوان سے ارشاد فرمایا: ''دعا کرو اللہ! ہم میں سے کسی کو بد بخت اور محرومی نہ رہنے دے'' پھر ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو محروم اور بد بخت کون ہے؟'' صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نماز چھوڑنے والا''۔ (کتاب الکبائر،ص ۲۵)

﴿۹﴾ بے نمازی کو اونٹ برابر سانپ ڈسے گا

نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور ﷺ کا فرمان عبرت نشان ملاحظہ فرمائیں:

''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہونگے اور بیشک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ''لملم'' کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر ۷۰ سال تک اس کے جسم میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل سڑ کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا''۔ (ایضا)

﴿۱۰﴾ تیری بد عملی کے سبب کہیں ہم بھی لپٹ میں نہ آجائیں

دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل کی ایک عورت نے حضرت موسی علیہ السلام کی باگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی علیہ السلام! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ بھی کر چکی ہوں آپ علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ وہ میرا گناہ معاف فرما کر میری توبہ قبول فرمالے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے دریافت فرمایا: ''تیرا گناہ کیا ہے؟''، تو وہ بولی: ''میں نے زنا کیا پھر اس سے جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا اس پر حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا: ''اے بدکار عورت! یہاں سے چلی جا کہیں آسمان سے آگ نازل نہ ہو جائے اور تیری بد عملی کے سبب ہم بھی

اس کی لپٹ میں نہ آجائیں وہ عورت شکستہ دل لئے وہاں سے جانے لگی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا اے موسیٰ علیہ السلام آپ کا رب آپ سے ارشاد فرماتا ہے کہ'' آپ نے اس توبہ کرنے والی عورت کو واپس کیوں لوٹا دیا؟ کیا آپ نے اس سے بدتر کسی کو نہ پایا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا'' اے جبرئیل !اس سے بدتر کون ہے؟'' تو انہوں نے عرض کی'' جو جان بوجھ کر نماز ترک کردے۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۶)

﴿۱۱﴾ بے نمازی کی سزا سر کچلنا

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ ءکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا:

آج رات دو شخص (حضرت جبرئیل علیہ السلام، مکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے مجھے ارض مقدسہ میں لے آئے میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اس کا سر کچل رہا ہے سر کچلنے کے بعد پھر ٹھیک ہو جاتا ہے میں نے فرشتوں سے کہا سبحان اللہ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جاتا تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا ۔

(ملخص از صحیح بخاری، ۴/ ۴۲۵، ح ۷۰۴۷)

﴿۱۲﴾ نماز میں سستی کی وجہ سے قبر میں آگ کا شعلہ بھڑکنا

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی جب اسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آکر رقم کی تھیلی نکالنے کے لئے اس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی ایک دل ہلا دینے والا منظر اس کے سامنے تھا اس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں چنانچہ اس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور صدمے سے چور چور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا پیاری امی جان میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا افسوس تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا

کرتی تھی۔

(کتاب الکبائر، ص۲۶)

﴿۱۳﴾ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کی نماز فوت ہوگئی تو گویا اس کے اہل اور مال میں کمی کر دی گئی۔،، (السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلوٰۃ ج۱، ص۶۵۳)

﴿۱۴﴾ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے: ''تم میں سے کسی کے اہل اور مال میں کمی کر دی جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ اس کی نماز عصر فوت ہو جائے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب وقت الصلوٰۃ العصر ج۲، ص۵۰)

پیارے اسلامی بھائیوں! جب نماز قضا کر کے پڑھنے والوں کے لئے ایسی ایسی سخت سزائیں اور وعیدیں ہیں جو نماز تو پڑھتے تھے اور حکم خدا پر عمل کرتے تھے مگر صرف نماز کے وقتوں کی پابندی نہیں کرتے تھے وقت گزار کر پڑھا کرتے تھے تو اس قدر بھیانک ،عبرت ناک، قہر خدا میں گرفتار ہو گئے بھلا سوچو تو سہی ہمارے ان اسلامی بھائی اور بہنوں کا کیا حال ہوگا جو لاپرواہ جان بوجھ کر سرے سے نماز ہی نہیں پڑھا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام مؤمنین کو نماز کی توفیق بخشے آمین۔

گناہوں کے بوجھ سے چھٹکارہ

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح طویل دنیاوی سفر پر تنہا روانہ ہوتے وقت عموماً ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ کم سے کم سامان اپنے ساتھ رکھیں تاکہ ہمارا سفر قدرے آرام سے گذرے اور ہمیں زیادہ پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے بالکل اسی طرح سفر آخرت کو کامیابی سے طے کرنے کی خواہش رکھنے والوں کو چاہئے کہ روانگی سے قبل گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں سے اتارنے کی کوشش کریں کہ کہیں یہ بوجھ اسے تھکا کر کامیابی کی منزل پر پہونچنے سے محروم نہ کر دے اور اس بوجھ سے چھٹکارے کا طریقہ یہ ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء آیت ۶۴)، اور سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ''

ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو،

(کنز العمال، ج ۴ حدیث، ۱۰۲۴۵، ابن ماجہ ص، ۲۷۳۵)

لہذا ہم سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور سچی توبہ کریں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جان کر اس پر نادم ہوتے ہوئے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے معافی طلب کرے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا عزم مصمم کرلے اور اس گناہ کے ازالے کی کوشش کرے یعنی نماز جان بوجھ کر قضا کی تھی تو اب اسے ادا بھی کرے پھر توبہ کرے اور معافی چاہے کہیں یوں نہ کرے کہ صرف توبہ کرے اور اس کے ذمہ قضا نمازیں جو باقی ہیں اس کو ادا نہ کرے تو وہ ایسا ہوگیا کہ گویا اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے جیسا کہ میرے سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۴۳۶)

جان بوجھ کر بلا عذر ایک نماز قضا کرنے والا بھی فاسق ہے

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو ایک وقت کی نماز بھی قصداً بلا عذر شرعی دیدہ و دانستہ قضا کرے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق جہنم ہے (فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۱۰)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نماز فجر قضا ہو جانے کی صورت میں ادا کا ثواب ملے گا یانہیں؟

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر وہ جانے گا کہ اس نے اپنی جانب سے کوئی تقصیر (خطا) نہ کی صبح تک جاگنے کے قصد سے بیٹھا تھا اور بے اختیار آنکھ لگ گئی تو ضرور اس پر گناہ نہیں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ نیند کی صورت میں کوتاہی

نہیں کوتاہی اس شخص کی ہے جو (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے (صحیح مسلم، ص ۳۴۴، فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۶۸)

قضا نماز کے متعلق احادیث و مسائل

حدیث (۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ خیبر سے واپسی میں ساری رات سفر کرتے رہے حتی کہ اخیر شب کے وقت آپ پر نیند کا غلبہ ہوا، آپ اس وقت ٹھہر گئے اور حضرت بلال سے فرمایا: تم آج رات ہماری حفاظت کرو۔ حضرت بلال بقدر استطاعت نوافل پڑھتے رہے، اور رسول اللہ ﷺ اور باقی صحابہ سو گئے۔ فجر کے قریب حضرت بلال نے مطلع فجر کی طرف متوجہ ہو کر اپنی اونٹنی سے ٹیک لگالی اور انہیں نیند آگئی پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی نہ حضرت بلال کی نہ کسی اور صحابہ کی یہاں تک کہ ان پر دھوپ آگئی۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے (اور دھوپ دیکھ کر) گھبرا گئے اور فرمایا اے بلال! حضرت بلال نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میری روح کو بھی اسی ذات نے خوابیدہ کردیا تھا جس نے آپ کی روح کریم کو سلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال کو (اذان اور) اقامت کا حکم دیا۔ انھوں نے اقامت کہی، اور آپ نے صحابہ کو (قضا) نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز بھول جائے تو نماز یاد آتے ہی پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔ (شرح صحیح مسلم، ۲/ ۳۳۵)

حدیث (۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک رات ہم سفر کر رہے تھے جب اخیر شب کا عمل ہوا تو ہم سواریوں سے اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی (ہم سوتے رہے) حتی کی دھوپ نکل آئی۔ سب سے پہلے حضرت ابو بکر بیدار ہوئے۔ ہماری عادت تھی کی ہم رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیدار نہیں کرتے تھے جب تک آپ بیدار نہ ہوں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوی اور بلند آواز شخص تھے انھوں نے بیدار ہو کے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو

کر باآواز بلند اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے ۔آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر سورج کی طرف دیکھا کہ وہ نکل چکا ہے تو آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو ۔ہمارے ساتھ آپ بھی روانہ ہوئے ، یہاں تک کہ جب دھوپ پھیل گئی تو آپ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ،ایک شخص جماعت سے علیحدہ رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا، اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی ،الخ۔ (شرح صحیح مسلم، کتاب المساجد،۲/۳۳۹)

تشریح

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ (۱) کسی بڑے شیخ صوفی ،مرشد، عالم یا والدین کو نماز کیلئے جگانا بے ادبی نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر نے سرکار دو عالم ﷺ کو جگایا۔

(۲) جنبی کو اگر پانی نہ ملے" یا مرض وغیرہ کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو، تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھے جیسا کہ آپ نے اس صحابی سے فرمایا۔

(۳) جو شخص مسلمانوں کے ساتھ با جماعت نماز نہ پڑھے اس سے باز پرس کرنا چاہئے اگر اس کا کوئی عذر شرعی ہو تو اس کو قبول کر کے اس کے ساتھ شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہئے جیسا کہ آپ نے جنبی صحابی سے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ (شرح صحیح مسلم کتاب المساجد،۲/۳۵۲)

حدیث: (۳) غزوہ خندق میں حضور اکرم ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و اقامت کہی حضور اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر اقامت کہی تو عشاء کی پڑھی۔
(السنن الکبریٰ للبیہقی ، کتاب الصلوۃ،۱/۵۹۲)

حدیث : (۴) امام احمد نے ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت کی کہ غزوہ

احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو فرمایا کہ کسے معلوم ہے میں نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور ﷺ نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۶/ ۴۲)

حدیث: (۵) طبرانی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی فرمایا: ''جو کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرلے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (المعجم الاوسط، باب التیمم، ۴/ ۳۸)

حدیث: (۶) صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، ص ۳۴۳)

مسئلہ: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، ج ۱ حصہ ۴ ص ۷۰۰)

نماز چھوڑنے (قضا کرنے) کے اعذار

مسئلہ: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا یوہیں اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔

(بہار شریعت ج ۱، حصہ ۴ ص ۷۰۰)

مسئلہ: جنائی (دائی، بچہ جنانے والی) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لئے یہ عذر ہے۔

بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے تو گنہگار ہوگی کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہونچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچے کے مرجانے

کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (ایضاً،۷۰۰)

نماز کب معاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو ان حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔ (الفتاوی الھندیہ،۱/۱۲۱)

ادا، قضا اور اعادہ کی تعریف

مسئلہ۱: جن چیزوں کا بندوں پر حکم ہے انہیں وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس کے حکم بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفعہ کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔ (بہار شریعت ج۱، حصہ۴، ص۷۰۱)

مسئلہ۲: وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے مگر نماز فجر و جمعہ عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ (ایضاً ص:۷۰۱)

مسئلہ۳: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار رہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزارا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (ایضاً۷۰۱)

مسئلہ۴: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ (ایضاً۷۰۱)

سوتے کو نماز کے لئے جگانا کب واجب ہے؟

یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اس وقت واجب ہوگا جب کہ ظن غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز حنفی، ص۱۵۴)

مسئلہ۵: جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، ج:۱ حصہ:۴ ص:۷۰۱)

اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں ذکر وفکر کی محفلوں نیز سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو کہ "صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔

(ایضاً ص:۷۰۲۔۷۰۱)

کن کن نمازوں کی قضا ہے؟

مسئلہ ۶: فرض کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔

(بہار شریعت ج ۱، حصہ ۴، ص ۷۰۲)

اور کسی سنت کی قضا نہ پڑھے۔ (شرح صحیح مسلم کتاب المساجد، ج ۲، ص ۳۴۷)

سنتوں کی قضا امت پر مشروع نہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد میرے گھر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے (اس وقت) وہ نماز پڑھی ہے جو آپ پہلے نہیں پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تھا جس میں مشغولیت کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا ان کو میں نے اب پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم سے یہ سنتیں فوت ہو جائیں تو کیا ہم بھی ان کو قضا کر لیا کریں آپ نے فرمایا، نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، ۶/ ۳۱۵، المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیہ ۱۳۹۸ھ)

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سنتوں کی قضا امت پر مشروع نہیں کی اور آپ نے جو ظہر کی سنتوں کی قضا فرمائی یہ آپ کی خصوصیت تھی اور یہ ہی احناف کثرھم اللہ کا مسلک ہے۔

قضا کے لئے کوئی وقت متعین ہے یا نہیں؟

مسئلہ ۷: قضا کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۴، ص ۷۰۲)

مسئلہ ۸: مجنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ (ایضاً ۷۰۲)

مسئلہ ۹: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا ہو پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازیں قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔ (ایضاً ۷۰۲)

مسئلہ ۱۰: دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگر چہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے، دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگر چہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۴، ص ۷۰۲)

زمانہ ارتداد کی نمازوں کا حکم

جو عورت معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی پھر اسلام لائی تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتدہ ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار ج: ۲ ص ۶۴۷)

سفر و حضر (اقامت) میں فوت شدہ نمازوں کے احکام

مسئلہ ۱۱: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگر چہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگر چہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت

اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔
(بہار شریعت ج ۱ حصہ ۴ ص ۷۰۳)

مسئلہ ۱۲: لڑکی نماز عشا پڑھ کے یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے پَو پھٹنے (صبح صادق ہونے) سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے اگر چہ پڑھ کر سوئی اور پَو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوگئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے اگر چہ پہلے پڑھ چکی ہو۔ (ایضاً ص: ۷۰۳)

پنج وقتہ اور قضا نمازیں ایک وقت میں پڑھنے کے احکام

مسئلہ: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہوگئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔ (بہار شریعت، ج ۱۔ حصہ ۴، ص ۷۰۳)

مسئلہ ۱۴: ترتیب کے لئے مطلق وقت کا اعتبار ہے، مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہوسکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھے پھر عصر۔
(ایضاً ص ۷۰۳)

مسئلہ: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کرسکتا ہے کرے۔ (ایضاً ۷۰۴)

مسئلہ: وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت وقت تنگ ہو، اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یہ یاد تھا اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہوگیا ہے تو یہ نماز نہ ہوگی ہاں اگر توڑ کر پھر

سے پڑھے تو ہو جائے گی اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا اب یاد آئی تو ہو گئی قطع نہ کرے۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ۴، ص۷۰۴)

مسئلہ: وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہو گئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہو گئی یونہیں اگر فجر کی نماز قضا ہو گئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے اور ظہر پڑھ لی اور پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔ (ایضاً ۷۰۴)

مسئلہ: جمعہ کے فجر کی نماز قضا ہو گئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔ (ایضاً ۷۰۴)

مسئلہ: اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہو گیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہو گئی مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔ (ایضاً ۷۰۴)

مسئلہ: قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔ (ایضاً ۷۰۵)

مسئلہ: اپنے کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہو گئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔ (ایضاً ۷۰۵)

مسئلہ: فجر کی نماز قضا ہو گئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پڑھ لی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر

کی نہ ہوئی، عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہوگئی غرض یہ کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف تھا اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہوجائے گی۔ (ایضا ۷۰۵)

صاحب ترتیب اور اس کے احکام

جس کی چھ نمازوں سے کم قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے۔

(قانون شریعت حصہ اول ص ۱۳۴)

مسئلہ: چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگر چہ باوجود وقت کے گنجائش اور یاد کہ وقتی پڑھے گا ہوجائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوئی تو اس کے بعد کی نماز ہوجائے گی اگر چہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۴، ص ۷۰۵)

مسئلہ: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لیں کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہوجائے گی البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہوگیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔ (ایضاً، ۷۰۵)

مسئلہ: یونہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگر چہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔ (ایضاً، ۷۰۵)

مسئلہ: باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر

چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔ (ایضاً،۷۰۶)

مسئلہ: بعض نماز پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔

(ایضاً،۷۰۶)

مسئلہ: عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہو گی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔ (ایضاً،۷۰۶)

جلد از جلد قضا ادا کر لیجیے

مسئلہ: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگر چہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش (پرورش) اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ۴، ص۷۰۶)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور نماز میں رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر کے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری،۱/۱۲۴)

توبہ کے تین رکن ہیں

صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت علامہ سید شاہ محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

توبہ کے تین رکن ہیں (۱) اعتراف جرم (۲) ندامت (۳) عزم ترک (یعنی اس گناہ کے

چھوڑ نے کا عزم مصمم) اگر گناہ قابل تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازم مثلاً تارک صلاۃ (یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کے لئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔
(خزائن العرفان، ص۱۲، رضا اکیڈمی بمبئی)

نفل نمازوں کی جگہ قضائے عمری پڑھئے

مسئلہ: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے ان کی قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ ۴، ص۷۰۶)

لہذا نیچے دیئے گئے طریقے کے مطابق معمول بنالیا جائے تو آسانی سے روزانہ پانچ فرض نمازوں کے ساتھ پانچ قضا نمازیں بھی ادا ہو جائیں گی۔

فجر کی قضا عشا کے آخری دو رکعت نفل کی جگہ پڑھ لیں۔ ظہر کی قضا چار رکعت، ظہر کے بعد میں پڑھی جانے والی آخری دو رکعت نفل کی جگہ پڑھ لیں۔ اسی طرح عصر کی قضا، عصر کی سنت قبلیہ کی جگہ پڑھ لیں، مغرب کی قضا تین رکعت، مغرب میں دو رکعت نفل کی جگہ پڑھ لیں، اور عشا کی قضا، عشا کی سنت قبلیہ کی جگہ اور وتر کی قضا، وتر کے پہلے پڑھے جانے والے نفل کی جگہ پڑھ لیں اس طرح پورے دن کی بیس (۲۰) رکعتیں قضا پڑھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۴۳۶)

ان کے علاوہ بھی جب چاہیں تب قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں سوائے اوقات مکروہہ کو چھوڑ کر۔

مبارک راتوں کا ایک نہایت ضروری عمل

یعنی شب قدر، شب برأت اور شب معراج وغیرہ (مبارک راتوں) میں نفل نماز پڑھنے کے بجائے چھوٹی ہوئی فرض وواجب نمازوں (قضائے عمری) کو ادا کرے کہ قضائے عمری نوافل سے نہایت ضروری عمل ہے۔

نفل نمازیں مردود ہو جاتی ہیں

جن کے ذمہ فرض وواجب نمازیں باقی ہیں ان کی نفل نمازیں چاہے شب قدر، شب برأت وغیرہ کی ہومردود ہو جاتی ہیں۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(۱) جوفرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو اس کی سخت برائی آئی ہے اور اس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا نہ کہ فرض چھوڑ کر فضولیات میں وقت گنوانا الخ۔

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ،۲۳/ ۶۴۸۔۶۴۷)

(۲) جب تک فرض ذمہ باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا،،۔

(الملفوظ، حصہ اول، ص۶۲، مفتیٔ اعظم ہند اکیڈمی چھتیس گڑھ)۔

نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان رحمت نشان ہے:

(۳) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں، اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کرلیا کہ کل (پوری) نماز ادا کر کے آرام لوں گا اور فرض کیجئے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالی اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کردے گا" **قال اللہ تعالی: ﴿ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ و رسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ﴾** جو اپنے گھر سے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اسے راستے میں موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا، یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکلا اور موت نے آلیا تو پورا کام اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا دارومدار حسن نیت پر ہے۔ (الملفوظ حصہ اول، ص۶۲)

(۴) اگر کسی پر ساٹھ سال کی نمازیں باقی ہوں اور وہ ساری نمازیں قضائے عمری کی نیت سے گھر سے باہر قدم رکھے اور موت آجائے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی

مغفرت ہو جائے گی۔ (فیضان سنت ص:۹۶۷، المکتبۃ المدینہ مینارہ مسجد ممبئی ۳)

نفل نماز پڑھے بغیر نفل نماز کا ثواب

خلیل ملت حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
''جو شخص نفل نماز اور نفل روزے کی جگہ قضائے عمری، فرض وواجب ادا کرے وہ
لو لگائے رکھے کہ مولیٰ عزّ وجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا
ثواب بھی اپنے خزائن غیب سے عطا فرمادے جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ (سنی بہشتی زیور، نفل نمازوں کا بیان، ص ۲۴۰)

پھر ہمیں ہر طرح کے نوافل کی جگہ (قضائے عمری) فرائض ہی کو ادا کرنا چاہئے
تاکہ فرائض کو ادا کر کے نوافل کے ثواب کا بھی حقدار بن جائیں۔

منت کی نماز اور قضا نماز کے احکام

مسئلہ: منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں
پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔
(بہار شریعت ج:۱ حصہ ۴ ص:۷۰۶)

مسئلہ: کسی شخص کی ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی
نمازیں پڑھے یوہیں اگر دو نمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں
پڑھے یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔ (ایضاً ص ۷۰۷)

مسئلہ: ایک دن کی عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی
کون نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے
پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر
پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں
۔ (ایضاً ص ۷۰۷)

مسئلہ: عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی
نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جمے تو عصر پوری کر کے

آخر میں ایک سجدہ کر لے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔
(ایضاً ص ۷۰۷)

قضا چھپ کر ادا کیجئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں۔
(الملفوظ، حصہ اول، ص ۶۲ مفتیٔ اعظم ہند اکیڈمی چھتیس گڑھ)

(۲) قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضائے عمری ادا کر رہا ہوں وغیرہ کہ) "گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے"۔
(ردالمحتار، ۲/۶۵۰)

وتر کی قضا نماز میں تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ

وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگر چہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہو گئی ہو اور جب قضا پڑھے تو اس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر (خطا، قصور) پر مطلع ہوں گے، اور یہ جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج:۱ حصہ:۴ ص:۶۵۷)

بالغ ہونے کی عمر

عورت کم سے کم نو برس میں زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتی ہے اور مرد کم سے کم بارہ برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتا ہے پندرہ برس کی عمر والے کو چاہے مرد ہو یا عورت شرع میں بالغ مانا جاتا ہے بالغ ہونے کی نشانیاں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں۔
(قانون شریعت حصہ اول، ص ۱۳۵)

عمر بھر کی قضا نماز کے ادا کا طریقہ

جس نے کبھی نمازیں نہ ادا کی ہوں یا اس کے ذمہ زیادہ نمازیں قضا ہوں اور اب اسے توفیق ملی ہے نمازیں پڑھ رہا ہے اور قضائے عمری بھی پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی عمر کا حساب لگائے کہ میری عمر کتنی ہے مثلاً اگر

میری عمر چالیس (۴۰) سال ہے تو اب یہ اندازہ لگائے کہ میں کب سے لگاتار (ریگولر) نمازیں ادا کر رہا ہوں مثلاً آٹھ سال سے اب یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کب سے بالغ ہوا ہوں تو احتیاط اسی میں ہے کہ سن ہجری کے حساب سے لڑکی ۹ برس اور لڑکا ۱۲ برس کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے تو ۱۲ سال بچپنے کا اور آٹھ سال سے ریگولر نمازیں ادا کر رہا ہے ٹوٹل بیس سال ہوئے اور اب بیس سال کی نمازیں ادا کرنی ہیں۔

قضائے عمری ادا کرنے میں ترتیب

قضائے عمری میں ترتیب یوں کر سکتے ہیں کہ پہلے بیس سال کی فجر نمازیں (یعنی پہلے فجر کی صرف فرض نمازیں) پھر تمام ظہر کی فرض نمازیں، اسی طرح عصر، مغرب اور عشاء۔

دوسرا طریقہ: یوں بھی کر سکتے ہیں کہ ایک دن کی پانچوں نمازوں کو ادا کرتے چلیں مثلاً پہلے فجر پھر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اس طرح ایک دن کی پوری نمازیں ادا ہو جائیں گی پھر دوسرے دن کی نماز اسی طرح شروع کریں پہلے فجر پھر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اس طریقے سے آسانی سے بیس سال کی قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں کوئی نماز باقی نہ رہ جائے زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں۔ اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے کاہلی نہ کرے۔

قضائے عمری کا آسان طریقہ

قضا ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں دو فرض فجر کی، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء اور تین وتر واجب۔

قضا نمازوں کی نیت کا طریقہ

نیت اس طرح کریں مثلاً سب سے پہلے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں ہر نماز میں اسی طرح نیت کرے۔ جس پر بکثرت نمازیں قضا ہیں وہ آسانی کے لئے یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار **سبحان ربی العظیم** اور **سبحان ربی الاعلیٰ** کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رکوع میں پہونچ جائے اس وقت سبحان کا

''سین'' شروع کرے اور جب عظیم کا ''میم'' ختم کر چکے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح سجدہ میں بھی کرے **ایک تخفیف** تو یہ ہوئی۔ **دوسری تخفیف** یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ فقط سبحان اللہ کہہ کر رکوع کرلے مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورت دونوں ضرور پڑھے۔ **تیسری تخفیف** یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دُرود ابراہیمی اور دعائے ماثورہ کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے **چوتھی تخفیف** یہ ہے کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار ''رَبِّ اغْفِرْ لِی'' کہے۔

(احکام شریعت ج ۲ ص ۱۴۰/ فتاوٰی رضویہ، ص ۱۵۷)

قضا بنیت ادا اور ادا بنیت قضا کا مسئلہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''ہمارے علما تصریح فرماتے ہیں قضا بنیت ادا اور ادا بنیت قضا دونوں صحیح ہیں

(فتاوٰی رضویہ، ۸/۱۶۱)

نیت اور اس کے ضروری احکام

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی) (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۵)

ترجمہ: اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

مسئلہ: نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں تا وقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (تنویر الابصار، ۲/۱۱۱)

مسئلہ: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہوگئی۔ (بہار شریعت ج: ۱، حصہ ۳، ص ۴۹۲)

مسئلہ: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تامل بتادے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی (ایضاً ۴۹۲)

مسئلہ: ''نیت'' زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً **نَوَیْتُ** یا نیت کی میں نے۔ (ایضاً،۴۹۲)

مسئلہ: احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (ایضاً،۴۹۲)

مسئلہ: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (ایضاً،۴۹۲)

مسئلہ: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی، یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کیلئے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (ایضاً،۴۹۲)

مسئلہ: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً،۴۹۳)

مسئلہ: اصح یہ ہے کہ نفل وسنت وتراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مطابعت کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔ (ایضاً،۴۹۳)

مسئلہ: نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔
(بہار شریعت ج۱، حصہ۳، ص۴۹۳)

مسئلہ: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں نماز نہ ہوگی، اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے وہی میں بھی پڑھتا ہوں تو یہ نماز ہو جائیگی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے تو

نماز ہو جائے گی مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنت بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ ہے کہ نیت فرض کسی میں نہ کی تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔ (ایضاً،۴۹۳)

مسئلہ: فرض میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کی ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے مگر جمعہ میں فرض وقت نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (ایضاً،۴۹۳)

مسئلہ: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی تو فرض نہ ہوئی خواہ وقت کا جاتا رہنا اس کے علم میں ہو یا نہیں۔ (ایضاً،۴۹۳)

مسئلہ: نماز فرض میں یہ نیت کی کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ ۳، ص۴۹۴)

مسئلہ: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی، مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ (یضاً،۴۹۴)

مسئلہ: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ ۳، ص۴۹۴)

مسئلہ: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہو گئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔

(بہار شریعت، ج۱ حصہ ۳، ص۴۹۵)

نیت امامت واقتدا کے مسائل

مسئلہ: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے نیت امامت ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتد کی نماز ہوگئی، مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے۔

(بہار شریعت، ج ا، حصہ ۳، ص ۴۹۵)

مسئلہ: مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے۔ (بہار شریعت، ج ا، حصہ ۳، ص ۴۹۶)

مسئلہ: مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر ہے کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کرلی اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔ (ایضاً، ۴۹۶)

مسئلہ: امام جس وقت جائے امامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے اقتدا کی نیت کرلی، اگر چہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (بہار شریعت، ج ا، حصہ ۳، ص ۴۹۷)

مسئلہ: نماز جنازہ کی یہ نیت ہے۔ نماز اللہ کے لئے اور دعا اس میت کے لیے۔ (ایضاً، ۴۹۷)

مسئلہ: مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (ایضاً، ۴۹۷)

کونسی نماز ہے اس کی تعیین ضروری ہے یا نہیں؟

مسئلہ: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز

عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یو ہیں سجدۂ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جبکہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۴۹۸)

مسئلہ: یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ (ایضاً، ۴۹۸)

نیت جیسی ہے نماز ویسی ہوگی

مسئلہ: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۴۹۸)

مسئلہ: ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (ایضاً، ۴۹۸)

یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔ (ایضاً، ۴۹۹)

مسئلہ: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (ایضاً، ۴۹۹)

ایک ساتھ دو نمازوں کی نیت کا حکم

مسئلہ: دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں، قضا ہوں تو صاحب ترتیب کے لئے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب

ترتیب نہیں، تو دونوں باطل (۷) اور ایک فرض دوسری نفل، تو فرض ہوئے (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دنوں ہوئیں (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔
(ایضاً، ۴۹۹)

نماز میں ریا کی آمیزش ہوگئی اس کے احکام

مسئلہ؛ نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۴۹۹)

مسئلہ: پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو اچھی طرح نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔
(ایضا، ۴۹۹)

مسئلہ: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی جہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۰۰)

مسئلہ: فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ومنع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں نماز کا سجدہ بھی کر لیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکیں تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (ایضاً، ۵۰۰)

مسئلہ: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔ (ایضا، ۵۰۱)

اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنا جائز نہیں

طلوع، غروب اور نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض، نہ

واجب، نہ نفل، نہ ادااور نہ قضا، یو ہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی نا جائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگر چہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے (یعنی ٹھہرنے) لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے بیس منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی بیس منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے. جس کو ضحوہ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر اس کے دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدا نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا وممانعت ہر نماز ہے۔

(بہار شریعت، ج۱، حصہ ۳، ص:۴۵۴)

اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے کی وجہ ممانعت

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱)''آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، ڈوب جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے، تو ان وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔ (کنز العمال، ۷/۱۷۱)

(۲) اور جس وقت میں آثار شیطان ہوں اس وقت میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

(المبسوط، ۱/۱۵۱، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

کیونکہ ان اوقات کی عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہوتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب المساجد، ۲/۴۴-۳۴۳)

ضروری توجہ

بہت لوگ بے توجہی کی وجہ سے زوال ہی کو وقت مکروہ سمجھتے ہیں اکثر لوگوں کو یہ

کہتے سنا گیا کہ دو پہر کو زوال کا وقت ہی وقت ممنوع ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دو پہر کو جو وقت ممنوع ہے وہ وقت نصف النہار ہے نصف النہار کے وقت کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض، نہ واجب، نہ سنت، نہ نفل، نہ ادا اور نہ ہی قضا بلکہ اس وقت سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے زوال کا وقت ہرگز ممنوع اور مکروہ وقت نہیں بلکہ زوال کا وقت تو ممانعت کا وقت ختم ہوتا ہے اور جواز کا وقت شروع ہوتا ہے بلکہ زوال کے وقت سے ہی ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''زوال تو سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ ممانعت کا وقت نکل گیا اور جواز کا آ گیا تو وقت ممانعت کو زوال کہنا صریح مسامحت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲/۲۰۶)

فدیہ اور وصیت کے احکام

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق (صدقہ) کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثا فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ کر لے پھر یہ مسکین کو دے، یونہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کر لیں اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا۔ (بہار شریعت، ج ۱ حصہ ۴، ص: ۷۰۷)

مسئلہ: میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے یونہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔ (ایضاً، ۷۰۷)

مسئلہ: بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے

بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔ (ایضاً،ص ۷۰۸)

اہم مسئلہ: قضائے عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں، یہ باطل محض ہے۔ (ایضاً،ص ۷۰۸) بلکہ قضائے عمری کو الگ سے ادا کرنا ضروری ہے۔

مفسر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''جمعۃ الوداع کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رکعت نفل دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد ایک بار **آیۃ الکرسی** اور تین بار **قل ھو اللہ احد** اور ایک بار **سورہ فلق** اور **سورہ ناس** پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے قضا کر کے پڑھی ہوں گی ان کے قضا کرنے کا گناہ ان شاء اللہ تعالیٰ معاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس سے معاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے ہی سے ادا ہوں گی۔ (اسلامی زندگی،ص ۱۳۵)

نماز روزے کے فدیہ کا شرعی طریقہ

جن کے خاندان سے کوئی فوت ہو گئے ہوں وہ اس مضمون کا ضرور مطالعہ کریں:

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کے لئے اور بارہ سال مرد کے لئے نابالغی کے نکال دیجئے باقی جتنے سال بچے ان میں سے حساب لگائے کہ کتنی مدت تک وہ (مرحومہ یا مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا لیجئے، بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگا لیجئے، اب فی نماز ایک ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے، ایک صدقہ کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب ہے، مثلاً دو کیلو پچاس (۲:۵۰) گرام گیہوں کی رقم بارہ (۱۲) روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے بہتر ۷۲ روپے ہوئے اور تیس دن کے دو ہزار ایک سو ساٹھ (۲۱۶۰) روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً پچیس ہزار نو سو بیس (۲۵۹۲۰) روپے

ہوئے۔اب کسی میت پر پچاس سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کے لئے بارہ لاکھ چھیانوے ہزار (۱۲۹۶۰۰۰) روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ظاہر ہے ہر کوئی اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا اس کے لئے علمائے کرام رحمہم اللہ السلام نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے مثلاً وہ تیس دن کی تمام نمازوں کے فدیہ کی نیت سے بارہ سو ساٹھ (۱۲۶۰) روپے کسی فقیر کی مِلک کردے، یہ تیس دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہوگیا اب وہ فقیر یہ رقم اس دینے والے ہی کو ہبہ کردے (یعنی تحفے میں دیدے تو دونوں کو برابر ثواب ملے گا) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو تیس دن کی نمازوں کے فدیہ کی نیت سے قبضہ میں دے کہ اس کا مالک بنادے اس طرح لَوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہوجائے گا تیس دن کی رقم کے ذریعہ ہی حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کے لئے مثال دی ہے بالفرض پچاس سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لَوٹ پھیر کرنے میں کام ہوجائے گا نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا اسی طرح روزوں کا فدیہ بھی فی روزہ ایک صدقہ فطر ہے نمازوں کے فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کرسکتے ہیں۔

غریب و امیر سبھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں

اگر ورثا اپنے مرحومین کے لئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ تعالیٰ فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور ورثا بھی اجر وثواب کے مستحق ہوں گے بعض اسلامی بھائی مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے مَن (دل) کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ ادا کردیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ (تفصیل دیکھئے فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۶۷)

عورت کے فدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادت حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مستثنیٰ کریں (یعنی نو برس کی عمر کے بعد سے لے کر وفات تک ہر مہینے سے تین دن حیض کے سمجھ کر نکال دیں اور بقیہ جتنے دن بنیں ان کے حساب سے فدیہ ادا

کردیں) مگر جتنی بار حمل رہا ہو مدت حمل کے مہینوں سے ایام حیض کا استثنیٰ نہ کریں (چونکہ اس مدت میں حیض نہیں آتا اسی لئے حیض کے دن کم نہ کریں) عورت کی عادت اگر در بارہ نفاس (مدت) اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اتنے دن مستثنیٰ کریں (کم کردیں) اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے جانب اقل (یعنی کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر (مقدار مقرر) نہیں ممکن ہے کہ ایک ہی منٹ آکر فوراً پاک ہو جائے (یعنی اگر نفاس کی مدت یاد نہیں تو دن کم نہ کرے)۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۱۵۴/۸)

حیلہ شرعی کا جواز

برادران اسلام! نماز کے فدیہ کا حیلہ اپنی طرف سے نہیں لکھا گیا حیلہ شرعی کا جواز قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب میں موجود ہے۔

چنانچہ **مفسر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:**

حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمت سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ ''میں تندرست ہو کر سو کوڑے ماروں گا'' صحت یاب ہونے پر اللہ تعالیٰ نے انہیں سو تیلیوں کی جھاڑ مارنے کا حکم فرمایا قرآن پاک میں ہے:

﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ﴾ (پ ۲۳، آیت ۴۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ (نور العرفان، ص ۷۲۸)

''عالمگیری'' میں حیلوں کا ایک مستقل باب ہے جس کا نام ''کتاب الحیل'' ہے چنانچہ عالمگیری کتاب الحیل میں ہے ''جو حیلہ کسی حق مارنے یا اس میں شبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کے لئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کرلے وہ اچھا ہے اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان مذکور (پ ۲۳، آیت ۴۴) ہے۔

چنانچہ عالمگیری کتاب الحیل اور ذخیرہ میں ہے:

"كُلُّ حِيْلَةٍ يُحْتَالُ بِهَا الرَّجُلُ لِإِبْطَالِ حَقِّ الْغَيْرِ اَوْلِاِدْخَالِ شُبْهَةٍ فِيْهِ اَوْ لِتَمْوِيْهِ بَاطِلٍ فَهِيَ مَكْرُوْهَةٌ وَكُلُّ حِيْلَةٍ يُحْتَالُ بِهَا الرَّجُلُ لِيَتَخَلَّصَ بِهَا عَنْ حَرَامٍ اَوْ لِيَتَوَصَّلَ بِهَا اِلٰى حَلَالٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ وَالْاَصْلُ فِيْ جَوَازِ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الْحِيَلِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا﴾ وَ هٰذَا تَعْلِيْمُ الْمَخْرَجِ لِاَيُّوْبَ النَّبِيِّ وَعَامَّةُ الْمَشَائِخِ عَلٰى اَنَّ حُكْمَهَا لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ وَهُوَ الصَّحِيْحُ مِنَ الْمَذْهَبِ"۔

ترجمہ: جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کے لئے ہو وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ اس سے آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو پالے وہ اچھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل تعالیٰ کا فرمان مذکور "پ،۲۳، آیت ۴۴"، ہے۔

حموی شرح اشباہ اور تاتار خانیہ میں جواز حیلہ کی بہت نفیس تقریر فرمائی۔ چنانچہ بحث کے دوران میں فرماتے ہیں:

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ وَقَعَتْ وَحْشَةٌ بَيْنَ هَاجِرَةَ وَسَارَةَ فَحَلَفَتْ سَارَةُ اِنْ ظَفَرْتُ بِهَا قَطَعْتُ عُضْواً مِّنْهَا فَاَرْسَلَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُّصْلِحَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ سَارَةُ مَاحِيْلَةُ يَمِيْنِيْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّاْمُرَ سَارَةَ اَنْ تَثْقِبَ اُذُنَيْ هَاجِرَةَ فَمِنْ ثَمَّ تُثْقَبُ الْاُذُنُ"۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سارہ و ہاجرہ رضی اللہ عنہما میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ حضرت سارہ نے قسم کھائی کہ مجھے موقع ملا تو ہاجرہ کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ رب تعالیٰ نے حضرت جبریل کو ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ کہ ان میں صلح کرادیں۔ حضرت سارہ نے عرض کیا تو میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا۔ پس حضرت ابراہیم پر وحی آئی کہ حضرت سارہ کو حکم دو کہ وہ ہاجرہ کے کان چھید دیں۔ اسی وقت سے

عورتوں کے کان چھیدے گئے۔ان قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ اور فقہی عبارات سے حیلہ شرعی کا جواز معلوم ہوا۔ (جاء الحق، حصہ اول، ص ۳۸۰)

ایک ہی چیز کسی کے لئے صدقہ کسی کے لئے ہدیہ

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجدار نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا کسی نے عرض کی یہ گوشت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا فرمایا: (هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ) یعنی یہ بریرہ کے لئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۴۱)

اس حدیث پاک سے بالکل عیاں ہے کہ حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ عنہا جو کہ صدقے کی مستحق تھیں ان کو بطور صدقہ ملا تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا تھا تو اس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا بلکہ ہدیہ ہو گیا۔

اسی طرح کوئی مستحق زکوٰۃ شخص زکوٰۃ اپنے قبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دیدے یا مسجد وغیرہ کے لئے صرف کرے تو مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا بلکہ ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم زکاۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

زکوٰۃ کا پیسہ کسی ایسے شخص کو دیدیا جائے جسے زکوٰۃ لینا جائز ہو پھر وہ شخص اپنی طرف سے مسجد میں صرف کرے یا کسی شخص کو صرف کرنے کیلئے دیدے تو اس طرح سے زکوٰۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے۔ **حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں** کہ زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان امور میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صرف کرے تو ثواب دونوں کو ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، ص ۲۴) اور در مختار مع شامی، جلد دوم، ص ۱۲ میں ہے "حِيلَةُ التَّكْفِينِ بِهَا التَّصَدُّقُ عَلٰى فَقِيرٍ ثُمَّ هُوَ يُكَفِّنُ فَيَكُونُ الثَّوَابُ لَهُمَا وَكَذَا

فِیْ تَعْمِیْرِ الْمَسْجِدِ" (فتاویٰ فیض الرسول،۱/۴۸۶)

سو(۱۰۰)شخصوں کو حیلہ شرعی کے ذریعہ برابر ثواب کانسخہ

برادران اسلام! کفن ودفن بلکہ تعمیر مسجد میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کرلیا تو اب وہ مالک ہو چکا جو چاہے کرے حیلہ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دے کر ثواب کا مستحق ہوگیا حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ آدمی کے ہاتھ میں رقم پھیرانی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے اور یہ بڑی خیر خواہی ہے اللہ تعالیٰ شاد فرماتا ہے: ﴿تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اس آیت پر عمل بھی ہو جائے گا مثلاً حیلے کے لئے فقیر شرعی کو بارہ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تحفۃً دیدے یہ بھی قبضہ میں لے کر کسی اور کو مالک بنادے، یوہیں سبھی بہ نیت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کے لئے حیلہ کیا تھا اس کے لئے دیدے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا ایسے طریقوں کو اپنانے سے مسلمان بھائیوں کے لئے دونوں جہان میں بھلائی ہی بھلائی اور کامیابی ہی کامیابی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت مالک جنت شفیع امت محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر سو (۱۰۰) ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کے لئے ہے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

(تاریخ بغداد، ۷/۱۳۵)

مختلف قسم کے فدئے اور کفارے

برادران اسلام! یاد رہے! نماز، روزے کے علاوہ میت کی طرف سے بہت سارے فدئے اور کفارے ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) زکوٰۃ (۲) فطرے (مرد پر چھوٹے بچوں وغیرہ کے فطرے بھی جب کہ ادا نہ کئے ہوں (۳) قربانیاں (۴) قسموں کے کفارے (۵) سجدۂ تلاوت جتنے واجب ہونے کے باوجود زندگی میں ادا نہیں کئے (۶)

جتنے نوافل فاسد ہوئے اوران کی قضا نہ کی (۷) جو منتیں مانیں اورادا نہ کیں (۸) زمین کا عشر یا خراج جو ادا کرنے سے رہ گیا (۹) فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کیا (۱۰) حج وعمرہ کے احرام کے کفارے مثلاً دم یا صدقے اگر واجب ہوئے تھے اورادا نہ کئے ہوں ان کے علاوہ بھی بے شمار فدئے اور کفارے ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ فدیوں کی ادائیگی کی صورتیں

روزہ، سجدۂ تلاوت، فاسد شدہ نوافل کی قضا وغیرہ کے فدئے میں ہر ایک کے بدلے ایک ایک صدقۂ فطر کی رقم ادا کرے اور زکاۃ، فطرہ، قربانیاں عشر خراج وغیرہ جتنی رقم مرحوم یا مرحومہ کے ذمہ نکلتی ہے وہ بھی ادا کرے۔

(مزید ملاحظہ ہو، فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۵۴۰، ۵۴۱)

الٰہ العلمین میں نے جو کچھ ترتیب دی ہے اس کو سید عالم ﷺ کے صدقے قبول فرما میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت عطا فرما مجھے اسلام پر استقامت عطا فرما اور ایمان پر خاتمہ فرما اس کتاب کو تا قیامت باقی، کثیر الاشاعت، مفید موثر اور مفیض رکھنا اس کتاب کو میرے لئے توشۂ آخرت عطا کرنا رب العلمین مجھے اور میرے پڑھنے والوں کو اس کتاب کے مصحح کو، میرے والدین، مشائخ، اساتذہ احباب اور دیگر متعلقین اور جملہ مسلمین کو دنیا و آخرت کی ہر پریشانی، مصیبت اور عذاب سے محفوظ رکھنا دارین میں کامیابی، سرخ روئی اور ایمان عطا فرمانا دوزخ سے محفوظ رکھنا اور جنت الفردوس عطا فرمانا۔ اور ہمیں صحیح طریقے سے اہتمام نماز کی توفیق عطا فرما۔

آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین و ازواجہ الطاہرات امہات المؤمنین الی یوم الدین

خاتمہ بالخیر اور بغیر حساب مغفرت کا طالب

غلام رسول سعدی بن شیخ شیر محمد اشرفی غفر اللہ لھما

☆ ☆ ☆

حضور شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف رضی اللہ عنہ کی دو عظیم یادگاریں

حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ نے عالم اسلام کو "جامع اشرف" اور علامہ سید محمود اشرف کی صورت میں دو قیمتی تحفے پیش کیے ہیں۔ یہ آپ کی دو عظیم یادگاریں ہیں۔

جامع اشرف آستانہ حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ (کچھوچھہ شریف) کے جوار اقدس میں واقع اسلامی اعلیٰ تعلیم کا عظیم مرکزی ادارہ ہے جو سرپرست اعلیٰ جامع اشرف نبیرۂ حضور سرکار کلاں جانشین حضور شیخ اعظم محمود العلماء والمشائخ ابو المختار **حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ النورانی** (سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف) کی سرپرستی میں ترقی کی جانب رواں دواں ہے اس میں اعدادیہ سے لیکر فاضل تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد دو سالہ تخصص فی الفقہ یعنی مفتی کے کورس کی بھی تعلیم باضابطہ دی جارہی ہے۔

اس کے علاوہ حفظ وقرات کا بھی شعبہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی سند حکومت کے نزدیک منظور شدہ ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کو درپیش شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء بھی قائم ہے۔ تحقیق ومطالعہ کے لئے عظیم الشان مختار اشرف لائبریری ہے جس میں ہر فن کی کتابوں کے علاوہ قدیم ونایاب مخطوطات کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم کا آغاز الحمد للہ ماہ رجب ۱۴۳۰ھ سے باقاعدہ طور سے ہو چکا ہے۔ ۲۰۱۳ء میں تصنیف تالیف کے لئے الاشرف دارالتحقیق کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اب ہماری ذمہ داری ہے کہ "جامع اشرف" کو بین الاقوامی بنائیں۔ اس کی آسان ترین صورت یہ ہے کہ اپنے خون جگر سے "جامع اشرف" کو استحکام بخشا ہے کیونکہ "جامع اشرف" کا استحکام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نیز **حضور قائد ملت** کی عظیم خدمات اور کارنامے ناقابل فراموش ہیں۔ اے قادر مطلق! تو اپنے فضل وکرم سے **حضور قائد ملت** کو صحت وعافیت کے ساتھ چاند ستاروں کی عمر عطا فرما اور انکے علم وعمل کی نورانی کرنیں ہمیشہ دنیائے سنیت کو منور وتابناک کرتی رہیں اور انکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رہے۔ امین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقط:- **احقر سعدی اشرفی**



اس کتاب میں خصوصاً یہ مسائل ہیں

(۱) عمر بھر کی قضا نماز کا حساب کیسے لگائیں؟ (۲) جن کی دس بارہ پندرہ سال کی نمازیں قضا ہیں اس کے ادا کا کیا طریقہ ہے؟ (۳) سفر و حضر (اقامت) میں فوت شدہ نماز کا کیا حکم (طریقہ) ہے؟ (۴) قضا کے لئے کوئی وقت متعین ہے یا نہیں؟ (۵) کن کن نمازوں کی قضا ہے؟ (۶) نماز کب معاف ہے؟ (۷) بلا وجہ شرعی نماز چھوڑنے کی کیا سزا ہے؟ (۸) مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ (۹) وتر کی قضا نماز میں ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ (۱۰) مبارک راتوں کا ایک ضروری عمل (۱۱) نفل نمازیں کب مردود ہو جاتی ہیں؟ (۱۲) نفل نمازوں کی جگہ قضا نماز ادا کرنے کا حکم و طریقہ وغیرہ۔

ایصال ثواب کا بہترین طریقہ

تیجہ، چالیسویں وغیرہ میں جو کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے اس میں کم خرچ کر کے یہ کتاب یا اور دینی کتابیں خرید کر یا چھپوا کر باپ، دادا یا خاندان کے کسی بھی فرد کے لئے ایصال ثواب کی خاطر (علماء، ائمہ مساجد، مدارس) کو خرید کر تحفہ میں دیں تو مرنے والوں کے لئے بڑی مدد ہوگی اور مغفرت کا ذریعہ بنے گا اور ہمیں بھی ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز دینی کتابوں کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں جبکہ تیجے، چالیسویں وغیرہ کا اثر وقتی ہوتا ہے۔

فقط:۔ غلام رسول سعدی

Distributed by
Huzoor Shaikh-e-Azam Academy
Belgam, Karnataka